رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۸۱

تار کا پتہ
الفضل
قادیان

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار
الفضل
قادیان

فی پرچہ ۱ر

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت پیشگی سالانہ للعہ
ششماہی
سہ ماہی ٦
ترسیل زر بنام مینیجر الفضل ہو

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (سنہ ۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۸۷	مورخہ ۴ر مئی سنہ ۱۹۲۸ء	یوم جمعہ	مطابق ۱۴ر ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۶ھ	جلد ۱۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔

جناب حافظ روشن علی صاحب اور مولوی علی محمد صاحب اجمیری جلسہ لائل پور سے اور مولوی اللہ دتا صاحب مذہبی کانفرنس جہلم سے واپس آئے۔

مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کچھ عرصہ کے لئے حیدرآباد گئے ہیں ؛

سال ٹوٹن کمیٹی کی توجہ قصبہ کی صفائی کی طرف سے پھر کم ہو گئی ہے۔ حالانکہ موسم کی خرابی کی وجہ سے اس کا خاص طور پر خیال رکھنا ضروری ہے ؛

الفضل کا ایک خاص پرچہ شائع کرنے کی تجویز

تجویز کی گئی ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسے بہت پسند فرمایا ہے۔ کہ ۱۷ر جون کے جلسہ کے موقع پر الفضل کا ایک خاص پرچہ ۱۲ر جون کو عمدہ لکھائی چھپائی اور اچھے کاغذ پر خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ شائع کیا جائے۔ جس میں اہل علم حضرات سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر نظم و نثر میں مضامین حاصل کر کے درج کئے جائیں گے۔ پرچہ کا حجم کم از کم ۳۶ صفحہ ہو گا۔ جسے دلچسپ بنانے کی انشاء اللہ پوری کوشش کی جائیگی۔ احباب اپنے اپنے ہاں ۱۷ر جون کے جلسہ میں جس قدر پرچے فروخت کر سکیں۔ ان کا اندازہ لگا کر فوراً مینیجر صاحب الفضل کو اطلاع دیں۔ قیمت فی پرچہ تین آنہ ہو گی۔ ایک روپیہ کے ٦۔ اگر کافی تعداد میں پرچہ کے لئے درخواستیں آجائیں۔ تو حجم میں اضافہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ مطلوبہ پرچوں کی قیمت پیشگی آنی چاہیئے۔ یا وی۔ پی کے لئے لکھنا چاہیئے ؛

اشتہار دینے والوں کیلئے موقعہ

یہ پرچہ تمام ہندوستان میں شوق کے ہاتھوں سے لیا جائیگا۔ اور کم از کم ایک لاکھ آدمیوں کے مطالعہ میں آئیگا۔ اس لئے جو کارخانے اشتہار دینے چاہیں۔ وہ بہت جلد اپنے لئے جگہ ریزرو کرالیں۔ نرخ بہت ہی ارزاں ہے۔ خط و کتابت مینیجر الفضل سے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظم

شانِ محمود

از حکیم محمد نواب خاں صاحب بزنز قصبہ رائے کوٹ (لدھیانہ)

لائی ہے نکہت جاں بخش صبائے محمود
مٹے روشن سے نہ کیوں آنکھ ہوا ہی روشن

طرفۃ العین میں کرتا ہے جہاں کو شاداب
تشنہ لب کون ہے جس کو نہیں کرتا سیراب

ہم کو حیرت ہے کہ ہم نذر میں کیا پیش کریں
جاہل و کافر و مرتد ہمیں کہتے ہیں

ہم نے اس امر کا خود تجربہ کر کے دیکھا
خیرہ چشمانِ ازل کو نہ رہی تاب نظر

کتہ چینی سے نہ کیوں شان ہوا اُنکی بالا
درگہ حق میں لقب آپ کا ہے نفسِ عمر

دو نو عالم میں وہ ذی جاہ و حشم بنتا ہے

گونجتی کان میں ہے اپنے ندائے محمود
روشنی بخش بصیرت ہے لقائے محمود

جوش میں آتا ہے جب ابر سخائے محمود
موج میں آتا ہے جب عین عطائے محمود

اپنا سب کچھ تو ہے پہلے ہی فدائے محمود
نام کیا کیا نہ سنے ہم نے برائے محمود

رب اکبر کی رضا ہے جو رضائے محمود
مطلع غیب سے چمکی جو ضیائے محمود

غیر منقوطہ ہے ہر حرف ہجائے محمود
کیوں نہ ہر ملک میں گڑ جائے لوائے محمود

سر پہ جس شخص کے اڑتا ہے ہمائے محمود

ہیں سبھی طالب دیدار و دعائے محمود
بلکہ از منجملہ از اں مدح سرائے محمود

رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر لیکچر دینے والے اصحاب سے التماس

۱۷ جون کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت پر لیکچر دینے کے لئے ہر جگہ جس جلسہ کی تجویز ہے۔ اور جس میں لیکچر دینے کے لئے اکثر احباب نے بھی اپنا نام پیش کیا ہوا ہے۔ اس موقعہ پر "الفضل" کا ایک خاص پرچہ شائع کیا جائے گا۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاک زندگی کے مختلف پہلوؤں پر نظم و نثر میں اہل علم اصحاب کے مضامین درج ہوں گے۔ بہت ہی مہربانی ہوگی۔ اگر آپ اپنی اس تیاری کے نتیجہ میں جو آپ نے لیکچر کے لئے کی ہے۔ مضمون لکھکر بہت جلدی مجھے ارسال فرمائیں گے۔ تاکہ میں اسے خاص پرچہ میں درج کر سکوں۔ اور اس طرح آپ دوہرے ثواب کے مستحق ہو جائیں۔ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اور کام بہت اہم ہے جس قدر جلدی آپ مضمون بھیجیں گے۔ اسی قدر زیادہ آپ کا ممنون ہوں گا۔ مضمون صاف اور کاغذ کے ایک طرف لکھا ہوا ہو۔

امید ہے۔ کہ وقت کی قلت کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ میری طرف سے مکرر یاد دہانی کے منتظر نہ رہیں گے۔ اور بہت جلد مضمون ارسال فرمائیں گے۔

(خاکسار ایڈیٹر الفضل قادیان)

اخبار احمدیہ

اطلاع بابو احمد جان صاحب احمدی S. D. O. D. A. D. ہیڈکوارٹر لکھنؤ ڈسٹرکٹ نینی تال میں جا رہے ہیں۔ احمدی احباب جو نینی تال میں ہوں وہ ان سے ملیں۔

درخواست دعا میرے والد راجہ محمد زمان خان صاحب احمدی عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو صحت کامل عطا کرے۔

خاکسار محمد افضل خاں از ژنڈ دشٹ

۲۔ حضرت فضل عمر و بزرگانِ ملت میری دینی و دنیوی مقاصد میں کامیابی اور مخالفوں کے شر سے محفوظ رہنے۔ کشائش رزق اور میرے لڑکے کی امتحان میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ عاجز عبد الغفور خاں احمدی کراچی

۳۔ بندہ نے انٹرنس کا امتحان دیا ہے۔ احباب کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ قاضی علی اصغر قادیان

۴۔ احباب سے التجا ہے۔ میرے بیٹوں محمد عبد اللہ و ثنا اللہ احمد کے واسطے درد دل سے دعا کیا کریں۔ اللہ تعالےٰ ان کو بیماری سے صحت اور بے روزگاری سے نجات عنایت کرے۔

خاکسار غوث محمد قریشی احمدی گوجریکے

اعلان نکاح چوہدری عبد الرشید صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی (امرتسری) کا نکاح امۃ العزیز بیگم بنت چوہدری عبد الرحیم صاحب کیتھی بعوض دو ہزار مہر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ نے ۲۰ اپریل ۱۹۲۸ء مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار بشیر احمد خاں احمدی قادیان

۲۔ جناب شیخ عبد الحمید صاحب آڈیٹر ریلوے لاہور۔ کی لڑکی ثریا بیگم کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ۲۰ اپریل جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب لکھنوی سے ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔

ولادت میرے عم بزرگوار بابو محمد عبد اللہ صاحب ٹیکس کلکٹر نوشہرہ چھاؤنی ہاں ۲۰ اپریل کو لڑکی تولد ہوئی ہے۔ مولودہ اور اس کی والدہ دونوں بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور مولودہ کو سعادت دارین عطا کرے۔ آمین۔ مشتاق رحمت اللہ شاکر

دعائے مغفرت میری والدہ مکرمہ مورخہ ۱۶ اپریل فوت ہو گئی ہیں۔ مرحومہ بڑی نیک پارسا اور عابدہ تھیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ دعائے مغفرت فرمادیں۔ خاکسار سید پیر احمد احمدی ہوشیار پور

۲۔ حافظ نور الحسن صاحب احمدی کٹھہ جان محمد بعارضہ نمونیہ بخار فوت ہو گئے ہیں آپ پرانے احمدی تھے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ سید محمد حسن سکرٹری دعوۃ و تبلیغ صدر گوہ

۳۔ خاکسار کی اہلیہ مسماۃ فضل بی بی ۱۹ اپریل فوت ہو گئی ہے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار شاہ محمد از کھاریاں

ایک احمدی بھائی کی امداد فرمائیں

ایک احمدی بھائی جو ملتان کے رہنے والے ہیں۔ سودی قرضے کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ وہ ایک دکان جو اچھے موقعہ پر واقع ہے رہن رکھکر بلکہ اور جائداد بھی کفالت میں رکھکر مبلغ ۴۵۰۰ روپیہ قرض لینا چاہتے ہیں۔ تا سود کی لعنت سے نجات پائیں۔ ورنہ احتمال ہے کہ ان کی جائداد کوڑیوں کے مول سود کی نذر نہ ہو جائے۔ ہندوؤں کے سوائے اور کوئی وہاں پر مسلمان ان کی دکان رہن نہیں رکھ سکتا۔ کوئی احمدی بھائی یا اور مسلمان ان کی جائداد کو رہن رکھ کر ۴۵۰۰ روپیہ قرضہ دیدیں اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۸۷ | قادیان دار الامان مورخہ ۴ر مئی ۱۹۲۸ء | جلد ۱۵

مفتی حیفہ کے تار کا جواب

مسلمانوں کو عیسائی مشنریوں کے چنگل سے کس طرح بچایا جاسکتا ہے

حیفا کے مفتی اعظم کا وہ تار جس میں انہوں نے عیسائی مشنریوں کے مقابلہ میں اہل ہند سے استمداد چاہی ہے۔ "الفضل" کے ایک گذشتہ پرچہ میں درج کیا جا چکا ہے۔ اور اس کے متعلق جس رنگ میں ہندوستان کے بعض مسلم اخبارات نے اظہار رائے کیا ہے اس کا بھی ذکر ہو چکا ہے۔ مسلمان اخبارات نے زیادہ تر زور غم و غصہ کے ظاہر کرنے پر دیا ہے۔ اور ایسی دھمکیاں دے دینا کافی سمجھا ہے جن کی حقیقت وہ خود بھی جانتے ہیں۔ بے شک ہر مسلمان کا دل یہ سن کر کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام لیواؤں کو تثلیث پرستی کے گڑھے میں گرایا جا رہا ہے۔ سخت تکلیف محسوس کرتا ہے۔ مگر یہ تکلیف نہ تو آہ و بکا سے دور ہو سکتی ہے۔ اور نہ آئندہ کے لئے بے فائدہ دھمکیوں سے رک سکتی ہے۔ اس کے ازالہ کی صورت اگر کوئی ہے۔ تو وہ یہی ہے۔ کہ ایک طرف تو مسلمانوں کو اسلام کی صحیح تعلیم اور اس کی بے نظیر خوبیوں سے آگاہ کیا جائے اور دوسری طرف غیر مذاہب کے متعلق ایسے دلائل اور براہین سے انہیں مسلح کر دیا جائے۔ جن کی مخالفین اسلام تاب نہ لا سکیں۔ اور ان پر اپنے مذہب کی کمزوریاں اور نقائص واضح ہو جائیں۔

مگر اس وقت صورت حالات یہ ہے۔ کہ مسلمان نہ صرف اسلام کی خوبیوں اور صداقتوں سے ناواقف ہو چکے۔ اور غربت و افلاس کے ہاتھوں تنگ آ کر اسلام کو چند پیسوں کے بدلے بیچ ڈالنے پر بآسانی آمادہ کئے جا سکتے ہیں۔ بلکہ وہ مسلمان کہلاتے ہوئے بھی بعض اس قسم کے خطرناک عقائد رکھتے ہیں۔ کہ ان کی وجہ سے عیسائی مشنری نہایت سہولت کے ساتھ ان کو اسلام سے متنفر کر کے عیسائیت کی طرف مائل کر لیتے ہیں۔ اور بالآخر عیسائیت کے حلقہ بگوش بنانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

مثلاً مسلمانوں کا جو یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مسیح اس وقت تک زندہ بجسد عنصری آسمان پر اس لئے بیٹھے ہیں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی اصلاح کے لئے نازل ہوں۔ اس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حضرت مسیح کی فضیلت ثابت کرنے اور اسلام پر عیسائیت کو غالب دکھانے کا عیسائی مشنریوں کو ایسا موقعہ مل جاتا ہے۔ کہ اس عقیدہ کے مسلمان ان کے سامنے بالکل بے بس ہو جاتے ہیں۔ عیسائی ان سے جب یہ کہتے ہیں۔ کہ آپ لوگ خود مانتے ہیں۔ حضرت مسیح زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ اور یہ بھی آپ کا عقیدہ ہے۔ کہ سب انبیاء سے بلند و بالا شان محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہے۔ مگر وہ فوت ہو کر زمین میں مدفون ہو چکے ہیں تو صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح نبی نہ تھے۔ بلکہ نبی سے اوپر درجہ رکھتے تھے۔ اور وہ ابن اللہ کا درجہ ہے۔ تو مسلمان اپنے عقائد کے رو سے خود بخود ہی عیسائیوں کے سامنے لاجواب ہو جاتے ہیں اور انہیں حضرت مسیح کو ابن اللہ قرار دینا پڑتا ہے۔

اسی طرح عیسائی مشنری جب یہ کہتے ہیں۔ کہ مسلمان مانتے ہیں۔ دنیا کی اصلاح کے لئے حضرت عیسیٰ آسمان سے اتریں گے اور مسلمانوں کی اصلاح بھی وہی کریں گے۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ صداقت پر وہی لوگ ہو سکتے ہیں۔ جو حضرت عیسیٰ کے پیرو کہلاتے ہیں اور وہ عیسائی ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ مسلمان ان میں شامل نہ ہو جائیں۔

یہ اور اسی قسم کی دوسری باتیں مسلمانوں کو ایسی الجھن میں ڈال دیتی ہیں۔ جس سے نکلنے کی ان کے لئے کوئی راہ نہیں ہوتی۔ اور جب ایسی حالت کے ساتھ ان کی فلاکت اور غربت بھی شامل ہو جائے۔ اور عیسائی ان کو طرح طرح کے دنیوی عیش و آرام کی توقعات بھی دلائیں۔ تو خیال کر لیجئے۔ ان کو چاہ ارتداد میں گرنے سے کونسی چیز روک سکتی ہے۔

بے شک دنیوی عیش و عشرت کے سامان انسان کے لئے بہت بڑی ٹھوکر کا موجب ہوتے ہیں۔ اور کئی لوگ چند دن کے آرام کی امید پر آخرت کو فروخت کر ڈالتے ہیں۔ لیکن حقیقی اسلام انسان کے دل میں جو ایمان پیدا کرتا ہے۔ اس کی چاشنی اس قدر اثر اور قوت رکھتی ہے۔ کہ جس میں تھوڑی سی بھی پائی جائے۔ اسے خواہ زندہ جلا دیا جائے۔ یا پتھر مار کر سنگسار کر دیا جائے۔ پھر بھی وہ ایمان کو نہیں چھوڑ سکتا۔

ایک طرف تو یہ بات ہمارے لئے حقیقت ثابتہ کے درجہ سے بھی بڑھی ہوئی ہے۔ اور دوسری طرف جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ مسلمان کہلانے والے وہ لوگ جو نسلاً بعد نسلاً مسلمان چلے آتے ہیں۔ جن کے سامنے اسلام کی بڑی بڑی شاندار کامیابیاں موجود ہیں جن کے ملکوں کا چپہ چپہ اسلام اور بانئے اسلام کی صداقت کی گواہی دے رہا ہے۔ وہ اسلام کو چھوڑ کر عیسائیت کی گود میں جا رہے ہیں۔ تو اس کی سب سے بڑی وجہ یہی نظر آتی ہے۔ کہ غلط عقائد دل میں بیٹھ جانے اور اسلام کی حقیقی تعلیم سے ناواقف ہو جانے کے باعث وہ ایمان کی اس چاشنی سے محروم ہو چکے ہیں۔ جو کسی صورت میں بھی مسلمان کو ایمان سے جدا نہیں ہونے دیتی۔

ان لوگوں کو عیسائی مشنریوں سے بچانے کے لئے اگر وہ لوگ کھڑے ہونگے۔ جو خود بھی حضرت مسیح کے متعلق اسی قسم کے عقائد رکھتے ہیں۔ جن سے عیسائیت کو تقویت پہنچتی ہے۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ کچھ نہ کر سکیں گے۔ اور اول تو امید ہی نہیں کہ ایسے لوگ عیسائیوں کے مقابلہ پر آنے کی جرأت کریں۔ وہ اپنی خیر اسی میں سمجھیں گے۔ کہ فلسطین کے مسلمانوں کے مرتد ہونے کی خبریں اپنے گھروں میں بیٹھے سنتے رہیں۔ مگر اس کے انسداد کے لئے کچھ نہ کریں۔

پھر کیا فلسطین کے مسلمانوں کو یونہی عیسائی مشنریوں کے رحم پر چھوڑ دیا جائے گا۔ اور ان کی چیخ و پکار پر کوئی توجہ نہ کی جائے گی۔ مسلمانان ہند کے لئے یہ بڑی بے مروتی کی بات ہوگی۔ مسلمانوں کی تو یہ شان تھی۔ کہ دشمن بھی جب ان سے پناہ ڈھونڈتا تو وہ ان کے بچانے میں پوری طاقت صرف کر دیتے۔ فلسطین کے لوگ تو خود مسلمان ہیں۔ جو امداد کے طالب ہیں۔ کیا ان کی کوئی مدد نہ کی جائے گی۔ اگر مسلمانان ہند ان کی کچھ امداد کرنا چاہتے ہیں۔ جو ضرور کرنی چاہیئے۔ تو اس کی یہی صورت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائیت کے متعلق میں جو دلائل بیان فرمائے ہیں۔ ان سے خود بھی کام لیں۔ اور وہاں کے مسلمانوں کو بھی ان کی طرف متوجہ کریں۔

اس وقت مذہبی دنیا میں سب سے بڑا فتنہ عیسائی مشنریوں کا فتنہ ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اپنے سچے مذہب اور اپنے پیارے رسول کی امت کو اس فتنہ سے بچانے اور عیسائیت پر غلبہ پانے کے لئے امت محمدیہ میں سے ہی ایک فرد کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کے ذریعہ مثیل مسیح بنا کر مبعوث

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس نے عیسائیت کے مقابلہ کے لئے ایسے زبردست اور پُر اثر دلائل کے ڈھیر لگا دئیے ہیں جن سے عیسائیت پاش پاش ہو جاتی ہے اور عیسائی مشنری احمدی مبلغوں کا نام سُن کر گھبرا جاتے ہیں۔ یہ یونہی نہیں کہا جا رہا۔ نہ صرف ہندوستان میں بلکہ یورپ اور امریکہ میں بھی جہاں عیسائیت کو ہر قسم کی قوت اور طاقت حاصل ہے۔ ہمارے بے سروسامان اور بے کس مبلغ جاتے ہیں اور جا کر ان لوگوں کو جنہیں گھٹی میں عیسائیت پلائی جاتی ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام بنا رہے ہیں۔ اگر یہ اسلام کی صداقت اور ان دلائل کا اثر نہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی برتری کے لئے پیش فرمائے ہیں۔ تو پھر کیا ہے؟ احمدی مبلغوں کے پاس اس طرح روپوں اور پونڈوں کی بھری ہوئی تھیلیاں نہیں ہوتیں جس طرح عیسائی مشنریوں کے پاس ہوتی ہیں۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ ان کے پاس رات کے کھانے تک کے لئے کچھ نہیں ہوتا۔ مگر وہ پشتینی عیسائیوں کو مسلمان بنانے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ اسی طرح ان کو کسی حکومت کی طرف سے نہ صرف کسی قسم کی امداد حاصل نہیں ہوتی۔ جس طرح عیسائی مشنریوں کو حاصل ہوتی ہے۔ بلکہ کئی قسم کی مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ مگر پھر بھی وہ عیسائیت کے مرکزوں میں پہنچ کر کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔ یہ محض خدا تعالےٰ کا فضل نہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کلام سے کام لینے کے طفیل نازل ہو رہا ہے۔ تو اور کیا ہے؟

پس اگر مسلمانانِ ہند حیفا کے مفتی اعظم کے تار کا کوئی نتیجہ خیز جواب دینا چاہتے ہیں۔ اور مسلمانانِ فلسطین کو عیسائی مشنریوں کے چنگل سے چھڑانا چاہتے ہیں۔ تو اس کا بہترین طریق یہی ہے کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے عیسائیت کے مقابلہ میں جو علم کلام تیار کیا ہے۔ اس کے ذریعہ عیسائیوں کا مقابلہ کیا جائے۔ اور اپنے ان عقائد کی اصلاح کریں۔ جن کے غلط اور نادرست ہونے کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ ان کی وجہ سے اسلام کو نقصان اور عیسائیت کو مدد مل رہی ہے۔

امرتسری ہندوؤں کے اسلام پر حملے

عید الفطر کے موقعہ پر امرتسر کے ہندوؤں نے مسلمانوں کے لئے ٹھنڈے شربت اور پان الائچی مفت تقسیم کرنے کا اعلان کیا تھا جسے ہندوؤں کے علاوہ ہندو پرست مسلمانوں نے بھی ہندوؤں کی قوم پرستی اور اتحاد پسندی سے تعبیر کیا۔ مگر ہم نے اسی وقت لکھ دیا تھا۔ کہ ہندو قوم نے اپنی فطرتی چالاکی اور ہوشیاری سے کام لیتے ہوئے مسلمانوں کے جذبۂ خود داری کو مردہ کرنے کے لئے یہ گہری چال چلی ہے۔ اور چند روپے خرچ کر کے مسلمانوں کو اس بات کے لئے آمادہ کرنا چاہا ہے۔ کہ وہ حسب سابق بلا تامل ان سے خورد و نوش کی چیزیں خرید کر ان کے دامن اپنے گاڑھے پسینے کی کمائی سے بھرتے رہیں۔ ورنہ ان کے دل میں اتحاد و اتفاق کا کوئی خیال تک نہیں اور وہ قطعاً کوئی ایسی راہ اختیار کرنے کے لئے تیار نہیں۔ جو ہندو مسلم مصالحت کو آسان بنا سکے اور ہندو اپنے طرزِ عمل سے ہمارے بیان کی پوری تصدیق کر رہے ہیں۔ چنانچہ عید کے چند روز ہی بعد آریہ سماج امرتسر کے سالانہ اجلاس کے سلسلہ میں ایک جلوس نکالا گیا۔ جس میں بقول معاصر انقلاب (۲۷ اپریل) "اسلام پر نہایت کمینہ حملے کئے گئے۔ قرآن کریم کی تعلیم کا مضحکہ اڑایا گیا .... غرضیکہ ہر بے ہودہ طریق سے مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کرنے کی کوشش کی گئی"۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ ہندوؤں اور خاص کر آریوں کو ہندو مسلم اتحاد کا قطعاً کوئی خیال نہیں مگر انہیں یا اچھی طرح سمجھ لینا چاہئیے۔ کہ مسلمانوں کے مقدس مذہب پر کمینے حملے کر کے وہ انہیں اپنی نیک نیتی کا یقین نہیں دلا سکتے اور نہ اپنے صلح پسند ہونے کا قائل کر سکتے ہیں۔

اچھوت ادھار کا اصل مقصد

اگر کوئی قوم اپنی معاشرتی یا تمدنی یا مذہبی اصلاح کے لئے کوئی کوشش کرے۔ تو کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا۔ کہ اس پر معترض ہو۔ مگر ہندوؤں کی تمام تحریکات خواہ مذہبی ہوں۔ یا معاشرتی ان سب کی تہ میں خالص ہندو مفاد کی تکمیل جاری رہتی ہے ہندوؤں نے اچھوت ادھار وغیرہ کا کام جو شروع کر رکھا ہے اس کے متعلق یہی کہا جاتا ہے۔ کہ وہ پس افتادہ اقوام کی فلاح کی غرض سے ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے جس کا اظہار ڈاکٹر مونجے صاحب نے جبل پور میں اچھوت کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے کیا۔ آپ نے فرمایا۔

"چھوت چھات دور کرنے کی تحریک درحقیقت تحریک سنگٹھن کی چابی ہے۔ ہر جماعت اچھوتوں کو اپنے اندر جذب کرنا چاہتی ہے بہر حال جو جماعت پہلے خواہ ہندو ہو۔ خواہ مسلمان اچھوتوں کو اپنے اندر جذب کرے گی۔ ہندوستان میں برسر اقتدار دکھائی دے گی"۔ (ملاپ ۱۰ اپریل)

مطلب یہ کہ ہندو ہندوستان میں ہندو راج قائم کرنے کے لئے اچھوت اقوام کو اپنے ساتھ ملا رہے ہیں کیا مسلمان جو پہلے ہی ہندوستان میں ہندوؤں کی نسبت بہت تھوڑے ہیں۔ اب بھی خواب غفلت میں پڑے رہیں گے۔ اور ناواقف مسلمانوں کو آریوں کے پنجہ سے بچانے کے علاوہ ادنے اقوام کو مسلمان بنانے کی کوشش نہ کریں گے۔

شدھی کے متعلق آریوں کے تلخ تجربے

آریہ سماجیوں کو مسلمانوں کے متعلق اشدھی کے جو تلخ تجربات ہوئے ہیں۔ ان سے ان کی آنکھیں کھل رہی ہیں۔ اور اب انہوں نے ایسے بدقسمت لوگوں کے لئے جو کسی لالچ اور طمع میں پھنس کر چند روز بسیرا لینے کے لئے آریہ سماج میں چلے جاتے ہیں۔ ایک خاص قانون مرتب کیا ہے۔ جو تیج (۲۶ اپریل) میں ان الفاظ درج ہوا ہے۔

"بھارتیہ ہندو شدھی سبھا نے ان نو آریوں کی بابت جو شدھ ہونے سے پہلے جنم کے مسلمان تھے نیچے لکھا ہوا پرستاؤ پاس کیا ہے۔ "جو آدمی شدھ کئے جائیں۔ ان سے پہلے کسی حالت میں اپدیش یا دیا کھیان دلانے کا کام نہ لیا جائے۔ اور انہیں شکشا دلائی جائے جس سے وہ ویدک دھرم کو سمجھ جائیں جب وہ اسے اچھی طرح سمجھ سکیں اور اپدیش کے لئے جس تیاگ کی ضرورت ہے۔ وہ بھی ان میں ہو۔ تو انہیں اپدیشک بنایا جائے ورنہ انہیں اور کسی روزگار میں لگا دیا جایا کرے۔ امید ہے کہ ہر ضلع کی آریہ سماجیں اور آریہ پرسدھ سبھائیں اس دیوگی پرستاؤ کا سمرتھن کریں گی۔ اور اس کے مطابق آئندہ کام کیا کریں گی"۔

اس اعلان میں سب سے پہلی قابل توجہ بات یہ ہے۔ کہ یہ مسلمانوں میں سے اشدھ ہونے والوں کے لئے پاس کیا گیا ہے۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ آریہ کسی مسلمان کو خواہ وہ نام کا ہی مسلمان ہو۔ کچھ عرصہ کے لئے تو دامِ فریب میں گرفتار کر سکتے ہیں۔ اور اس کی آنکھوں پر سنہری پٹی باندھ دیتے ہیں لیکن ہمیشہ کے لئے اسے قابو نہیں کر سکتے۔ بلکہ وہ انسان ان کے لئے وبالِ جان ثابت ہوتا۔ اور گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے کا مصداق بنتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے۔ کہ اشدھی کے بعد ایسی شکشا دلانا جس سے وہ ویدک دھرم کو سمجھ سکیں۔ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اشدھ ہونے والے ویدک دھرم کو سمجھ کر نہیں۔ بلکہ اور قسم کے پھندوں میں پھنس کر آریہ سماج کے قابو آتے ہیں۔ اور ان کی غرض ویدک دھرم کو سمجھنا نہیں ہوتی۔ بلکہ آریہ سماجیوں کو کچھ سمجھانا ہوتی ہے۔

دراصل آریہ سماجیوں کو اس قسم کی مشکلات محض اس لئے پیش آ رہی ہیں۔ کہ انہوں نے مذہب کو کھیل اور اشدھی کو تماشا بنا رکھا ہے۔ وہ خوب سمجھتے ہیں کہ ان کے دھرم کی باتیں اس قابل نہیں ہیں۔ کہ قبول کرنے کے لئے کسی کو اپیل کر سکیں۔ اور وہ اشدھ ہونے والوں کے پچھلے حالات اور واقعات سے بھی یہ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ویدک دھرم کی "صداقت" ان کے لئے کیا حقیقت رکھتی ہے۔ مگر باوجود اس کے جب کوئی اشدھی کا نام لیتا ہے۔ تو ان کے منہ میں پانی بھر آتا ہے۔ پھر جو نتیجہ نکلتا ہے۔ وہ اس اعلان سے ظاہر ہے۔ جسے اوپر نقل کیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر لیکچر

۲۰ر جون کی بجائے ۱۷ر جون کو ہونگے

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۷ر اپریل ۱۹۲۸ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں نے گذشتہ سال کے سالانہ جلسہ کی تقریر میں یہ اعلان کیا تھا۔ کہ ہمارے آئندہ سال کے پروگرام میں علاوہ اور باتوں کے یہ بات بھی شامل ہوگی۔ کہ جماعت کے تمام افراد خواہ وہ ہندوستان میں کسی جگہ کے رہنے والے ہوں۔ اپنی اپنی جگہ ۲۰ر جون کو ایسے جلسے کرنے کی کوشش کریں۔ جن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے تین پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے۔ اول آپؐ کی پاکیزہ زندگی۔ دوسرے آپؐ کے دنیا پر احسانات۔ اور تیسرے آپؐ کی دنیا کے لئے قربانیاں۔ جیسا کہ میں پہلے بھی کئی دفعہ بتا چکا ہوں۔ اس تجویز میں یہ حکمت مدنظر ہے۔ کہ سینکڑوں آدمی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک کے متعلق لیکچر دینے کی خاطر اس بات کے لئے مجبور ہوں گے۔ کہ آپؐ کے

حالات زندگی

کا مطالعہ کریں۔ اور اس طرح ایک ہزار مبلغ ایسا پیدا ہو جائیگا۔ جو بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی ذات پر مخالفین اسلام کی طرف سے جو اعتراضات کئے جاتے ہیں ان کا اندفاع علیٰ وجہ البصیرت کر سکے۔ اور بتلا سکے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی ایسی ہے۔ جو اپنی صداقت کی آپ دلیل ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان وجودوں میں سے ہیں۔ جن کے متعلق کسی شاعر نے کہا ہے

آفتاب آمد دلیل آفتاب

سورج کے چڑھنے کی دلیل کیا ہے؟ یہ کہ سورج چڑھا ہوا ہے۔ کوئی پوچھے اس بات کی کیا دلیل ہے۔ کہ سورج چڑھا ہوا ہے۔ تو اسے کہا جائیگا۔ دیکھ لو سورج چڑھا ہوا ہے۔ تو کئی ایسے وجود ہوتے ہیں۔ کہ ان کی ذات ہی ان کا ثبوت ہوتی ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ستودہ صفات انہی وجودوں میں ہے۔ بلکہ یہ کہنا چاہئیے۔ کہ اس وقت تک جو انسان پیدا ہوئے یا آئندہ پیدا ہونگے۔ وہ سب کے سب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نیچے ہیں۔ اور آپ سب پر فوقیت رکھتے ہیں۔ ایسے انسان کی زندگی پر اگر کوئی اعتراض کرتا ہے۔ تو اس کی

زندگی کے حالات کو بگاڑ کر

ہی کر سکتا ہے۔ اور بگاڑے ہوئے حالات سے وہی متاثر ہو سکتا ہے۔ جسے صحیح حالات کا علم نہ ہو۔ مثلاً ہمیں معلوم ہو۔ کہ زید یہاں بیٹھا ہے۔ اب اگر بکر قسمیں کھا کھا کر کہے کہ وہ لاہور چلا گیا ہے۔ تو ہم اس کی بات ہرگز نہ مانیں گے۔ کیونکہ ہمیں علم ہے۔ کہ زید لاہور نہیں گیا۔ بلکہ اس مجلس میں بیٹھا ہے۔ تو بگاڑے ہوئے حالات سے دھوکہ وہی کھا سکتا ہے۔ جسے صحیح علم نہ ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر اسی طرح حملے کئے جاتے ہیں۔ ایسے حملوں کے اندفاع کا

بہترین طریق

یہ نہیں ہے۔ کہ ان کا جواب دیا جائے۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ ہم لوگوں کو توجہ دلائیں۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات خود پڑھیں۔ اور ان سے صحیح طور پر واقفیت حاصل کریں۔ جب وہ آپ کے حالات پڑھیں گے۔ تو انہیں معلوم ہو جائیگا۔ کہ آپ کی ذات

نور ہی نور

ہے۔ اور اس ذات پر اعتراض کرنے والا خود اندھا ہے۔ دیکھو اگر کوئی اس وقت جبکہ سورج چڑھا ہوا ہے۔ یہ کہے کہ مجھے سورج نظر نہیں آتا۔ تو اسے یہ نہ کہینگے۔ کہ ممکن ہے سورج نہ چڑھا ہوا ہو۔ اور ہمیں سورج کے چڑھنے میں شک نہیں پیدا ہو جائیگا۔ بلکہ یہ کہیں گے۔ کہ تو اندھا ہے اس لئے تمہیں سورج نظر نہیں آتا۔ اگر کوئی یہاں بیٹھے ہوئے یہ کہے۔ کہ مجھے تو

اندھیرا ہی اندھیرا

نظر آتا ہے۔ تو کوئی آنکھوں والا اس شبہ میں نہیں پڑ جائیگا کہ سورج نہیں چڑھا ہوا۔ بلکہ یہی سمجھا جائیگا۔ کہ اس کی آنکھوں کو یک لخت ایسا صدمہ پہنچا ہے۔ کہ وہ اندھا ہو گیا ہے۔ اسی طرح جو شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ کہتا ہے۔ کہ مجھے آپ کی زندگی کے حالات

تاریک ہی تاریک

نظر آتے ہیں۔ تو اس کے متعلق یہی کہا جائیگا۔ کہ اس کی آنکھیں نہیں رہیں۔ جسمانی آنکھیں نہیں۔ بلکہ روحانی آنکھیں۔ یہ نہیں کہ اس کے کہنے پر آنکھوں والوں کو بھی شبہ پڑ جائیگا۔ کہ ممکن ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات میں وہ نقص پائے جاتے ہوں۔ جو آپ کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ پس جس طرح اس وقت جبکہ صاف دن چڑھا ہوا ہے۔ کوئی بادل وغیرہ نہیں۔ اگر کوئی کہے۔ کہ سورج نہیں چڑھا ہوا تو اسے کہا جائیگا۔ آؤ دیکھو سورج چڑھا ہوا ہے۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات پر اعتراض کرنے والوں کو جواب دینے کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ لوگوں کو آپ کے حالات پڑھنے اور ان سے صحیح طور پر واقف ہونے کی طرف مائل کیا جائے۔ اس بات کو مدنظر رکھکر یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ اس سال

کم از کم ایک ہزار آدمی

ایسا تیار کیا جائے۔ جو ان دشمنان اسلام کو جو اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی ذات پر اعتراض کرتے ہیں۔ جواب دے سکے۔ اور چونکہ ارادہ ہے کہ یہ تحریک جاری رکھی جائے۔ اور امید ہے کہ اس میں ہر سال پہلے سال کی نسبت زیادہ لوگ شامل ہوتے رہیں گے۔ اس لئے تھوڑے ہی عرصہ میں لاکھوں انسان مسلمانوں ہندوؤں سکھوں اور عیسائیوں وغیرہ میں سے ایسے پیدا ہو سکتے ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے صحیح حالات سے

کما حقہ واقفیت

حاصل کریں۔ اور بجائے اس کے کہ اعتراض کرنے والوں کو ہم جواب دیں۔ وہ خود اپنی اپنی قوم کے لوگوں کو جواب دینے لگ جائیں گے۔

ایک تو یہ فائدہ اس تحریک سے مدنظر ہے۔ دوسرے یہ فائدہ مدنظر ہے۔ کہ

جلسہ میں

اگر اوسطاً پانچ سو آدمی بھی شریک ہوں۔ اور ہم اس سال ایک ہزار جگہوں پر جلسے کرا سکیں۔ تو ایک دن میں کم از کم

پانچ لاکھ انسان

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے صحیح حالات سے واقف ہو سکتے ہیں۔ اور اگر یہ تحریک جاری رہے۔ تو پانچ دس سال کے اندر اندر مسلمانوں میں سے تو بہت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑی تعداد میں مگر ہندوؤں عیسائیوں ۔ سکھوں اور دیگر مذاہب کے لوگوں میں سے بھی اس قدر لوگ واقف ہو جائینگے کہ پھر حالات کو بگاڑ کر اعتراض کرنے کی کسی کو بہت کم جرأت ہو سکیگی ۔ اور اگر کوئی اعتراض کریگا بھی ۔ تو اس کے ہم مذہب ہی اس کی تردید کر دیں گے ؛

اس بات کو مد نظر رکھکر ۲۰ ر جون کی تاریخ ایسے جلسوں کے لئے مقرر کی گئی تھی ۔ اس کے متعلق بعض کو یہ خیال پیدا ہوا ہے ۔ کہ ۲۰ ر جون کو محرم کی پہلی تاریخ ہو گی ۔ اور اس وجہ سے شیعہ اصحاب پورے طور پر اس تحریک میں حصہ نہ لے سکینگے

تعجب کی بات

یہ ہے ۔ کہ یہ سوال سینوں کے دل میں پیدا ہوا ہے ۔ شیعوں میں پیدا نہیں ہوا ۔ حالانکہ اس دن لیکچر دینے والوں میں کئی ایسے اصحاب نے اپنے نام لکھائے ہیں ۔ جو شیعہ ہیں ۔ اور کئی شیعہ اصحاب ایسے ہیں جنہوں نے نہ صرف لیکچر دینے کی ذمہ واری لی ہے ۔ بلکہ یہ بھی لکھا ہے ۔ کہ وہ جلسہ کو کامیاب بنانے کی پوری پوری کوشش کریں گے ۔ تو بظاہر حالات معلوم نہیں ہوتا ۔ کہ شیعہ اصحاب کو اس تاریخ سے اختلاف ہو ۔ اور خصوصاً جس فرقہ کی بنیاد

محبت رسولؐ اور محبت آل رسولؐ

پر ہو ۔ اس کے متعلق سمجھ میں نہیں آتا ۔ اسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے اظہار سے اس لئے صدمہ پہونچے ۔ کہ اس دن محرم شروع ہو گا ۔ شیعہ اصحاب محرم میں جس بات سے صدمہ محسوس کرتے ہیں ۔ وہ یہ ہے کہ لوگ ان دنوں میں خوشیاں منائیں ۔ مگر یہ جلسے نہ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش پر خوشی منانے کے لئے ہونگے ۔ نہ اور کسی قسم کی خوشی کے اظہار کے لئے ۔ بلکہ یہ تو

علمی جلسے

ہونگے ۔ اور ان میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شان دنیا کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کی جائیگی ۔ آپ کی زندگی کے صحیح حالات سنائے جائیں گے ۔ اور ان دنوں میں شیعہ اصحاب کی طرف سے بھی یہ کوشش کی جاتی ہے ۔ کہ حضرت امام حسین اور دوسرے

شہیدان کربلا

کے حالات سے لوگوں کو واقف کریں ۔ گویا ان ایام میں وہ بھی اہل بیت کے تاریخی حالات کو تازہ کرتے ۔ اور لوگوں کو سناتے ہیں ۔ پھر جن کے ذریعہ اہل بیت کو ساری عزت اور توقیر حاصل ہوئی ۔ ان کا ذکر ہو ۔ تو اس پر شیعوں کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے ۔ لیکن

ایک اور مشکل

ضرور ہے ۔ اور وہ یہ کہ چونکہ محرم کے ایام میں بعض جگہ فساد ہو جاتا ہے ۔ اس لئے محرم کی ان تاریخوں میں گورنمنٹ کی طرف سے بعض جگہ جلسے وغیرہ کرنے کی ممانعت ہو جاتی ہے ۔ اس وقت کو دیکھتے ہوئے یہی مناسب سمجھا گیا ہے ۔ کہ جس جلسہ کی تجویز ہے وہ محرم سے پہلے کر لیا جائے ۔ اور اس کے لئے

۱۷ ر جون کا دن

مقرر کیا جاتا ہے ۔ جبکہ اتوار ہو گا ۔ اور چھٹی ہونے کی وجہ سے اس دن کسی کے لئے جلسہ میں شامل ہونے میں روکاوٹ نہ ہو گی ۔ اور اگر محرم میں جلسہ ہونے کی وجہ سے کسی کے جذبات کو صدمہ پہونچ سکتا تھا ۔ تو اب اسے بھی صدمہ نہیں پہونچیگا ۔ اور وہ شامل ہو سکیگا ۔ چونکہ اس جلسہ کی غرض یہ ہے ۔ کہ سارے مسلمان ملکر ان لوگوں کو جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر بے ہودہ اعتراض کرتے ہیں ۔ یہ بتا دیں کہ ہم ایسے اعتراضوں سے بدظن نہیں ہوتے ۔ بلکہ پہلے سے بھی زیادہ آپ کے

والا و شیدا

ہیں اس لئے تمام مسلمانوں کو ان جلسوں میں پوری کوشش سے شریک ہونا چاہیئے ۔ اور انہیں کامیاب بنانے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کرنا چاہیئے ۔

پس آج

ایک اعلان

تو میں یہ کرتا ہوں ۔ کہ مجوزہ جلسے ۲۰ ر جون کو نہیں ۔ بلکہ ۱۷ ر جون کو ہوں گے ۔ اس بات کی اطلاع سب دوستوں کو دے دی جائے ۔ اور ہر جگہ یہ اعلان کر دیا جائے ۔ میں نے دفتر ڈاک میں بھی کہدیا ہے ۔ کہ ہر خط جو لکھا جائے ۔ اس میں یہ بھی لکھ دیا جائے ۔ کہ جلسہ ۲۰ ر جون کی بجائے ۱۷ ر جون کو ہو گا ۔ اور دوست بھی جہاں جہاں خط لکھیں یہ اطلاع دیدیں ۔

دوسرا سوال

یہ کیا گیا ہے کہ ایسے جلسے کے لئے کیوں نہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کا دن منتخب کیا گیا ۔ جبکہ اس دن پہلے سے مجالس میلاد منعقد کی جاتی ہیں ۔ میں اس سوال کا جواب پہلے بھی دے چکا ہوں ۔ مگر اب چونکہ یہ پھر اٹھایا گیا ہے ۔ اس لئے پھر دیدیتا ہوں ۔ اور وہ یہ ہے ۔ کہ یہ جلسہ کوئی ہماری

مذہبی تقریب

نہیں ہے ۔ اگر ہماری مذہبی تقریب ہوتی تو اس کے لئے ہم سب فرقوں کے مسلمانوں کو دعوت نہ دیتے ۔ مثلاً جن لوگوں کے نزدیک نذریں نیازیں دینا مذہبی تقریب ہے ۔ وہ خود تو نیازیں دیں گے ۔ اور ان کی خوبیاں بیان کر کے دوسروں کو بھی ان کا قائل کرنے کی کوشش کریں گے ۔ مگر یہ نہیں ہو گا ۔ کہ کسی اہل حدیث مولوی صاحب کو دعوت دیں کہ آؤ ہماری نیازیں میں شامل ہو جاؤ ۔ اسی طرح ہم مسلمان ہندوؤں یا دوسرے غیر مذاہب کے لوگوں کو اسلام کی خوبیاں بتائیں گے ۔ اور اسلام قبول کرنے کی دعوت دیں گے ۔ مگر کسی ہندو سے یہ نہ کہیں گے ۔ کہ آؤ ہمارے ساتھ نماز میں شامل ہو جاؤ ۔ کیونکہ جب تک عقیدہ نہ بدل جائے ۔ مذہبی تقریبوں میں شامل ہونے کے لئے نہیں کہا جا سکتا ۔ اسی طرح یہ ہماری کوئی مذہبی تقریب نہیں ہے ۔ بلکہ علمی تقریب ہے ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

شان اور رتبہ

سے واقف کرنے کے لئے جلسے کئے جائیں گے ۔ اس لئے ضروری ہے ۔ کہ ایسا دن تجویز کیا جائے ۔ جس میں کسی کو اختلاف نہ ہو ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کے دن جو جلسے کئے جاتے ہیں ۔ بعض لوگوں کی روزی کا ان پر مدار ہے ۔ وہ اس موقعہ پر تقریریں کرتے ہیں ۔ اور لوگ انہیں کچھ دیدیتے ہیں ۔ اب اگر اس موقعہ پر اور لیکچرار تقریریں کریں گے ۔ تو ان لوگوں کی

آمدنی میں فرق

آجائیگا ۔ ممکن ہے ۔ کہ ان میں ایسے مخلص ہوں ۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے اظہار کے مقابلہ میں اپنی آمدنی کی پروا نہ کریں ۔ اور جو لوگ آپ کی شان کے متعلق تقریریں کرنا چاہیں ۔ ان کی تقریریں کرائیں ۔ مگر سارے کے سارے ایسے نہیں ہو سکتے ۔ اور وہ اپنی آمدنی کے خیال سے مخالفت کریں گے ۔ اس وجہ سے وہ موقعہ مناسب نہیں سمجھا گیا ۔

پھر ان مجالس میں

خاص خاص باتیں

بیان کی جاتی ہیں ۔ اور ایسے معجزے بیان کئے جاتے ہیں جنہیں کئی محقق تسلیم نہیں کرتے ۔ اور ان باتوں سے ہندوؤں وغیرہ کو کوئی فائدہ بھی نہ ہو گا ۔ بلکہ الٹا نقصان ہو گا ۔ مثلاً اگر ان مجالس میں ایسی باتوں پر زور ہو ۔ کہ گوہ نے آکر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باتیں کیں ۔ درختوں اور پتھروں نے آپ کو سجدہ کیا ۔ تو ان سے غیر مسلم لوگ کچھ فائدہ نہ اٹھائیں گے ۔ کیونکہ ان سے بڑھکر باتیں ان کے ہاں موجود ہیں ۔ ان پر جن باتوں کا اثر ہو سکتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ یہ ہیں۔ کہ آپؐ کی ذات کیسی اعلےٰ درجہ کی پاک تھی۔ اور آپؐ نے کس طرح لوگوں کو پاک کیا۔ آپؐ پر لوگوں نے کیا کیا زیادتیاں کیں۔ اور آپؐ نے ان کے مقابلہ میں کیا کیا طریق اختیار کئے۔ اور کس طرح تقویٰ پر قائم رہے۔ آپؐ نے دنیا کو فائدہ پہونچانے کے لئے خود کیا کیا تکالیف برداشت کیں۔ اس قسم کی باتیں بیان کرنے سے ہندو اور دوسرے غیر مسلم لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ لیکن مجالس میلاد میں جس قسم کے وعظ کئے جاتے ہیں۔ ان کا چھوڑنا مشکل ہے۔ اور اگر ان مجالس میں صرف مسلمان ہی ہوں۔ تو

غیر مذاہب والے فائدہ نہ اٹھا سکیں گے

اس وجہ سے اس موقعہ کو ایسے لیکچروں کے لئے منتخب نہیں کیا گیا پھر ایک اور بات یہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں ایسے فرقے ہیں۔ جو میلاد کو عبادت سمجھتے ہیں۔ اور اس میں ایسے مواقع آتے ہیں جبکہ ان کے نزدیک کھڑا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی کھڑا نہ ہو۔ تو اسے اپنے مذہب کی ہتک سمجھتے ہیں۔ مگر کئی فرقے ایسے ہیں۔ جو کھڑا ہونا ضروری نہیں سمجھتے جیسے اہلحدیث اور ہم احمدی ہیں۔ اگر ایسا جلسہ ہو۔ اور اس میں اہلحدیث یا احمدی کھڑے نہ ہوں۔ تو دوسرے لوگ بُرا منائیں گے۔ اور اگر کھڑے ہو جائیں۔ تو اپنے اصل کے خلاف کریں گے۔ اور اس طرح تفرقہ پیدا ہو کر ممکن ہے لڑائی جھگڑے تک نوبت پہونچ جائے ؛۔

ان وجوہات کے ماتحت میں نے ضروری سمجھا۔ کہ اس قسم کا جلسہ میلاد کے دن نہ ہو۔ بلکہ کسی دوسرے موقعہ پر ہو۔ تاکہ سارے مسلمان مل کر اس میں حصہ لے سکیں۔ اور ان مولویوں کے لئے بھی مخالفت کی کوئی وجہ نہ ہو۔ جو میلاد کے دن وعظ کرنا اپنا خاص حق سمجھتے ہیں ؛۔

اس تشریح کے بعد کہ کیوں میلاد کے دن کو اس جلسہ کے لئے منتخب نہیں کیا گیا۔ اور یہ بتا دینے کے بعد کہ تاریخ بدل دی گئی ہے دوستوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ صرف لیکچروں کی تیاری کے لئے نام دے دینا کافی نہیں ہے۔ یہ زمانہ

اشاعت کا زمانہ

ہے۔ اور جب تک کسی بات کے متعلق پروپیگنڈا نہ ہو۔ اس میں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ اس وقت تک ایسے دوست تو بہت سے ہیں۔ جنہوں نے لیکچروں کی تیاری کے لئے اپنے نام دئے ہیں۔ مگر اس بات کی ذمہ واری بہت کم لوگوں نے اٹھائی ہے۔ کہ وہ اپنے ہاں اور اردگرد کے دیہاتوں میں جلسے کرنے کے لئے لوگوں کو تیار کریں گے۔ چونکہ یہ بھی نہایت ضروری بات ہے۔ اس لئے اس کی طرف دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ اس وقت

ضرورت ہے۔

ایسے احباب کی۔ جو اس بات کا ذمہ لیں۔ کہ وہ ایک ایک یا دو دو یا تین تین گاؤں میں جلسے کرائیں گے۔ اور ان کو اس کے لئے بعض ترکیبوں سے کام لینا چاہیئے۔ مثلاً انہیں ایسے اصحاب کو جلسہ کے لئے صدر تجویز کر لینا چاہیئے۔ جن کے صدر ہونے میں لوگوں کو دلچسپی ہو۔ اور لوگوں کو کسی کے متعلق دلچسپی مختلف چیزوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے اظہار کے لئے جو جلسے ہوں۔ ان میں مسلمانوں کو بغیر اس خیال کے کہ کون پریذیڈنٹ ہوتا ہے یا کون نہیں ہوتا۔ شریک ہونا چاہیئے مگر افسوس ہے۔

تعلیم کی کمی

کی وجہ سے ابھی مسلمانوں میں یہ بات نہیں پائی جاتی۔ اور سارے لوگ ایسے نہیں ہونگے۔ جو ان جلسوں میں پوری پوری دلچسپی لے کر اور شوق کا اظہار کر کے دنیا کو بتا دیں۔ کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے فدائی ہیں۔ کہ دنیا ہمیں کسی طرح بھی آپؐ سے جدا نہیں کر سکتی۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ لوگوں کو ان جلسوں کی اہمیت بتانے کی کوشش کی جائے۔ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ اگر ان سے کسی بات کے متعلق

اشتہار

دئے جائیں۔ تو اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں۔ بار بار جو اس کے لئے بلایا جاتا ہے۔ تو ضرور اس میں کوئی بات ہوگی ایسے لوگ محض اعلان۔ ڈھنڈورہ اور اشتہارات سے متاثر ہو کر آجاتے ہیں۔ پھر کئی اس طرح متاثر ہوتے ہیں۔ کہ اس چیز کی خوبی انہیں بتائی جائے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ ۱۷ جون کے جلسہ سے قبل

مختلف محلوں اور مختلف موقعوں پر جلسے

کر کے لوگوں کو بتایا جائے۔ کہ کتنے عظیم الشان فوائد اس جلسہ سے مرتب ہو سکتے ہیں۔ اس کے لئے وہ خطبے سنائے جائیں جو میں نے اس بارے میں پڑھے ہیں۔ پھر عام لوگوں کو بڑے آدمیوں سے تعلق ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ اس

جلسہ کی صدارت

کے لئے ایسے آدمی تجویز کئے جائیں جنہیں لوگوں میں رسوخ اور اثر حاصل ہو۔ لوگوں کو ان سے محبت ہو۔ اور وہ لوگوں کے کام آنے والے ان کو فوائد پہونچانے والے اور ان سے وابستگی رکھنے والے ہوں۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی دیکھنا ضروری ہے۔ کہ جسے صدارت کے لئے چنا جائے۔ اس میں اتنی قابلیت ہو۔ کہ جلسہ کا انتظام کر سکے۔ لوگوں کی توجہ لیکچروں کی طرف قائم رکھ سکے۔ اور تقریروں پر مفید طور پر تنقید کر سکے۔ اس وجہ سے ابھی سے ایسے لوگوں کا انتخاب شروع کر دینا چاہیئے۔ اسی طرح

جلسہ کی جگہ

کے لئے بھی ابھی سے انتظام کرنا چاہیئے۔ کئی دفعہ خیال کر لیا جاتا ہے۔ کہ فلاں جگہ مل جائے گی۔ اور وہاں جلسہ کر لیں گے۔ مگر دریافت کیا جاتا ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اس دن کسی اور وجہ سے رکی ہوئی ہوگی۔ اس طرح عین موقعہ پر بہت مشکل پیش آتی ہے۔ پس اگر کسی جگہ کسی ہال میں جلسہ کرنے کی تجویز ہو تو ابھی سے اس تاریخ کے لئے ہال کا انتظام کر لینا چاہیئے۔ اور اگر کسی کھلی جگہ جلسہ کرنا ہو۔ تو اس کے لئے بھی ابھی سے اجازت وغیرہ حاصل کر لینی چاہیئے۔ ورنہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ وقت پر جگہ کا انتظام نہیں ہو سکتا۔ اور پھر کہا جاتا ہے۔ چلو مسجد وغیرہ میں جلسہ کر لیں۔ اور اس طرح جلسہ کی اصل غرض حاصل نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح اشتہار

اعلان اور ڈھنڈورہ

کے متعلق بھی ابھی سے تیاری کرنی چاہیئے۔ پھر یہ بھی ایک دوست کی تحریک ہے۔ جس کی میں نے تصدیق کی ہے۔ کہ جن کے مضامین اعلےٰ رہیں گے۔ ان کو انعام میں

سند اور تمغہ

دیا جائیگا۔ اس کے لئے غیر مسلم لوگوں میں تحریک کرنی چاہیئے۔ اور ان کو مضمون تیار کرنے کے لئے کہنا چاہیئے۔ اس وقت تک اس طرف بہت کم توجہ کی گئی ہے۔ اس کے متعلق دو جن ڈیڑھ درجن کے قریب نام آئے ہیں جنہوں نے مضمون لکھنے پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ مگر یہ بہت تھوڑی تعداد ہے۔ برہمو سماج والے جب اپنے لیڈر کی پیدائش کا دن مناتے ہیں۔ تو دوسرے مذاہب کے لوگوں کو بھی لیکچر دینے کے لئے بلا لیتے۔ اور ان سے لیکچر دلاتے ہیں۔ اگر مسلمان کوشش کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے انسان کے متعلق لیکچر دینے کے لئے دوسرے مذاہب کے لوگ تیار نہ ہو جائیں۔ اس کام کے لئے اچھے سے اچھے لیکچرار تیار ہو سکتے ہیں۔ بات یہ ہے۔ کہ ہر

قوم میں شریف

ہوتے ہیں۔ جو اپنی شرافت کے اظہار کے لئے موقعہ ڈھونڈتے ہیں۔ اسی طرح ہندوؤں اور عیسائیوں میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو چاہتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتراض کرنے والوں کے خلاف آواز اٹھائیں۔ مگر انہیں اس کے لئے کوئی موقعہ نہیں ملتا۔ اب یہ جلسے ان کے لئے موقعہ ہوگا۔ اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات زندگی بیان کر کے آپ کی خوبیاں ظاہر کر سکیں گے۔ اور جتنا لطف غیر مذاہب کے لوگوں کی طرف سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوبیوں کے اظہار پر آئے گا۔ اتنا اپنوں کی طرف سے اظہار پر نہ آئے گا۔ ان کے لئے انعام بھی مقرر کیا گیا ہے۔ احباب ان کو تیار کرنے کی کوشش کریں۔ یہ بہت مفید کوشش ہوگی۔ اور پھر جب ان

مضامین کی کتاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھپ جائیگی جس میں ہندوؤں۔ سکھوں۔ عیسائیوں۔ یہودیوں اور پارسیوں وغیرہ کے مضامین رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ہونگے۔ تو وہ کتاب غیر مسلموں پر اثر ڈالنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہوگی۔ مگر اس طرف ابھی تک بہت کم توجہ کی گئی ہے حالانکہ

دن بہت تھوڑے رہ گئے ہیں

مدراس۔ بمبئی۔ برار کے لوگوں نے بہت ہی کم توجہ کی ہے بلکہ یو۔پی اور بہار میں بھی توجہ میں بہت کمی ہے۔ بنگال کا نام میں اس لئے نہیں لیتا۔ کہ وہاں کے دوستوں نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ کہ وہ اس علاقہ میں جلسے کرائیں گے۔ بنگال کے احباب پنجاب اور صوبہ سرحد کے جد عمدگی اور ہوشیاری سے کام کرنے کے لحاظ سے اپنا درجہ رکھتے ہیں۔ اس لئے گو انہیں خود توجہ ہے۔ مگر میں پھر کہونگا۔ وہ اپنی طرف سے پوری کوشش جاری رکھیں۔

پنجاب اور صوبہ سرحد کے احباب

اگرچہ بہت جوش اور سرگرمی سے کام رہے ہیں۔ لیکن چونکہ سب سے بڑی ذمہ واری انہی پر ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پنجاب میں پیدا ہوئے۔ اور جس وقت آپ کی پیدائش ہوئی۔ اس وقت صوبہ سرحد پنجاب سے جدا نہ تھا۔ بلکہ پنجاب کے ساتھ ہی تھا۔ اس علاقہ کو اب بھی ہم پنجاب سے جدا نہیں سمجھتے۔ اس لئے پنجاب کے ساتھ ہی صوبہ سرحد کے دوستوں کی بھی بہت بڑی ذمہ واری ہے۔

چونکہ وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ اس لئے دوست اس بات کا انتظار نہ کریں۔ کہ اس بارے میں اور اعلان کئے جائیں گے۔ اور ان کو پڑھکر وہ کوشش کریں گے۔ وہ خود بخود کوشش کریں۔ اور دور دور تک اس جلسہ کی تحریک کو پھیلا دیں۔ [illegible] تک کہ

ہندوستان کا کوئی گوشہ

ایسا نہ رہے۔ جہاں یہ تحریک نہ پہنچے۔ اور کوئی آدمی ایسا نہ ہو جس تک یہ بات نہ پہونچ جائے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین

استانیوں کی ضرورت

احمدیہ گرلز سکول قادیان کے لئے ایک استانی جے۔ اے۔ وی دوسری استانی۔ ایس۔ وی۔ اور تیسری استانی جے وی کیفیر ٹرینڈ تنخواہ حسب درجہ سرکاری مدارس دی جائیگی۔ درخواستیں مع نقول اسناد و سرٹیفکیٹس میرے نام آنی چاہئیں۔

مرزا بشیر احمد۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان دارالامان

مسلمانان بنگال گرداب ارتداد میں

بنگال سے دردناک فریاد

وہ مسلمان جو فلسطین میں عیسائیوں کے ذریعہ فتنہ ارتداد پھوٹ پڑنے کی خبریں کر بے تاب ہو رہے ہیں۔ دیکھیں کہ خود ہندوستان میں مسلمان کہلانے والے کس طرح ارتداد کے گڑھے میں گرائے جا رہے ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی خدمت میں بنگال سے ایک نہایت دردناک چٹھی موصول ہوئی ہے۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ بنگال کے مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لئے کس قدر زبردست کوششیں جاری ہیں۔ اور ان کے کیسے خطرناک نتائج نکل رہے ہیں۔

حضورؑ نے اپنے ایک قابل مبلغ کو فوراً اس علاقہ میں جانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ تاکہ وہ مرتد ہونے والوں کو واپس لانے اور جو خطرہ میں ہیں۔ ان کی حفاظت کرنے کی کوشش کرے۔ لیکن صاف ظاہر ہے۔ کہ اتنے بڑے رقبہ میں اور ہندوؤں کی ذہنی جبری تیاریوں کے مقابلہ میں ایک مبلغ کیا کچھ کر سکتا ہے پس ضرورت ہے۔ کہ تمام مسلمان اس طرف متوجہ ہوں۔ اور بنگال کے مسلمانوں کو گرداب ارتداد سے بچانے کی کوشش کریں بنگال وہ صوبہ ہے۔ جہاں مسلمانوں کو اکثریت حاصل ہے۔ مگر تھوڑی سی۔ لیکن ہندوؤں کی کوشش یہ ہے۔ کہ ان کی اس اکثریت کو اقلیت سے بدل دیں۔ کیا مسلمانان ہند اسے گوارا کریں گے۔ اگر نہیں تو اس کے لئے عملی ثبوت دینا چاہئیے۔

مذکورہ بالا چٹھی حسب ذیل ہے:۔

آج میں بذریعہ اس عریضہ کے حضور کی خدمت میں ایک نہایت اہم اور خطرناک خبر پیش کر رہا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ضلع جلپائیگوری کے بعض علاقہ مثلاً دوارس وغیرہ اور آس پاس کے دیگر اضلاع دیناج پور۔ رنگ پور۔ بگورہ وغیرہ کے متعلق مجھے یہ رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ کہ ان علاقوں میں شدھی کا بازار بہت گرم ہو رہا ہے چنانچہ ہیلی جو ضلع دیناج پور میں ایسٹرن بنگال ریلوے کا ایک اسٹیشن ہے۔ وہاں ہندو مہا سبھا کا ایک سشن بھی قائم ہے ان دنوں ایک جلسہ ہوا جس میں بنگال کے مختلف علاقوں سے راجہ مہاراجہ وغیرہ بڑے بڑے لوگ شامل ہوئے۔ اس جلسہ میں چند ہزار لوگوں کے اشدھ ہو جانے کی خبر مشتہر ہوئی ہے ان لوگوں میں چند سو کی تعداد تو یقیناً مسلمانوں کی تھی۔ جو مرتد ہو گئے ہیں اس کے علاوہ علاقہ دوارس کے چند مسلمان متمول زمینداروں کے مرتد ہو جانے کی خبر بھی صحیح ذریعہ سے مجھے معلوم ہوئی ہے

ان علاقوں کے مسلمانوں کی حالت نہایت گری ہوئی ہے۔ یہ لوگ کالی کی پوجا کرتے ہیں۔ دریائے "تشتا" کی پوجا کرتے ہیں۔ اور بعض دیگر دیوتوں کی بھی پوجا کرتے ہیں۔ ان لوگوں میں اور ہندوؤں میں سوائے نام کے اور اس کے کہ یہ لوگ مسلمان کہلاتے ہیں۔ اور کوئی زیادہ فرق نظر نہیں آتا۔ باوجود اس کے کہ ضلع نواکھالی وغیرہ کے اطراف سے ہر سال مولوی آتے اور روپئے کے تھیلے بھر کر کے چلے جاتے ہیں۔

اگر اس وقت فوراً جماعت احمدیہ نے اپنی پوری قوت و توجہ سے اس فتنہ عظیمہ کا مقابلہ نہ کیا۔ تو یقیناً یہ دل ہلا دینے والی خبر اخبارات کے صفحوں میں نظر آئے گی۔ کہ آج فلاں جگہ لاکھ ہزار مسلمان اشدھ ہو گئے۔ اور کل فلاں جگہ۔ اور اس وقت ہمارے لئے اس کا مقابلہ بہت ہی دشوار ہو جائیگا۔

میرے نزدیک فوراً شمالی بنگال کے پاس دس ہزار مربع میل کے رقبہ میں احمدیوں کی مساعی شروع ہو جانی چاہئیں میرا ارادہ ہے۔ کہ میں اس علاقہ کا دورہ کر کے ان لوگوں کے جو مرتد ہو گئے ہیں۔ یا جو خطرہ میں ہیں۔ صحیح حالات دریافت کروں اور ان علاقوں کے دوسرے مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار کر کے فتنہ ارتداد کے ہولناک نتائج سے آگاہ کروں۔ اور ان کے نیم مردہ دلوں میں اسلامی غیرت و عملی جوش پیدا کرنے کی کوشش کروں وباللہ التوفیق *

مسلم کوآپریٹو ایجوکیشنل ایسوسی ایشن لمیٹڈ منٹگمری

مسلم کوآپریٹو ایجوکیشنل ایسوسی ایشن لمیٹڈ منٹگمری صرف اپنے نادار مستحق مسلمان طلبار کو اعلیٰ تعلیم کے واسطے وظائف اور قرض حسنہ دیتی ہے جو ضلع منٹگمری کے رہنے والے ہوں۔ اور ہندوستان کی کسی مستند درسگاہ میں تعلیم پاتے ہوں۔ شرائط حصول وظیفہ و قرض حسنہ سیکرٹری سے مل سکتی ہیں علاوہ ازیں ایسوسی ایشن ہذا مفصلہ ذیل خاص وظائف امسال ضلع منٹگمری کے رہنے والے مسلمان طلبار کو دیگی۔

(۱) زمان مہدی خان سکالرشپ قیمتی ۲۰ روپیہ اس طالب علم کو جو انجنیرنگ سکول۔ رسول یا میکلیگن کالج مغلپورہ یا میڈیکل سکول امرتسر میں تعلیم پائے گا۔

(۲) نور الٰہی سکالرشپ قیمتی ۱۰۔ روپیہ ماہوار اس طالب علم کو جو اسلامیہ کالج کے کسی شعبہ میں تعلیم پاتا ہو۔

جملہ درخواستہائے وظائف امتحان یونیورسٹی کا نتیجہ نکلنے سے پندرہ دن تک آنی چاہئیں۔ درخواست ہر صورت میں مجوزہ فارم پر آنی چاہئیے اور وظیفہ یا قرض حسنہ اسی صورت میں مل سکتا ہے جب سائل ایسوسی ایشن کا ممبر بن جائے جسکی فیس داخلہ ایک روپیہ ہے اور سالانہ چندہ ایک روپیہ ہے۔ نوٹ ضلع منٹگمری کے سکولوں کے طالبعلم اپنے امتحان کا نتیجہ نکلنے سے ایک ہفتہ اندر اپنی درخواستہائے بھیجدیں۔ جنکے فارم ان کے ہیڈ ماسٹر سے یا مجھ سے مل سکتے ہیں۔ خاکسار نذیر احمد خان وکیل آنریری سیکرٹری۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک احمدی مبلغ کے لکھنؤ میں دلچسپ لیکچرز

کل یکشنبہ ۲۲ راپریل قریب گیارہ بجے دن کے مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ جو جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے انگلستان و افریقہ میں تبلیغ اسلام کی شاندار خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔ سناتن دھرم کانفرنس لکھنؤ میں محاسن اسلام پر لیکچر دینے کی غرض سے لکھنؤ تشریف لائے۔ چونکہ مولوی صاحب موصوف خدمت اسلام کے لئے زحمت سفر برداشت کرکے یہاں آرہے تھے۔ اس لئے لکھنؤ کی اکثر اسلامی جماعتوں کے کارکنان ان کی پیشوائی کے لئے پنجاب میل کی آمد کے وقت اسٹیشن چارباغ پر گئے۔ جن میں حسب ذیل اصحاب کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مولانا حکیم سید وزیر حسین صاحب انچارج شعبۂ تبلیغ وحفاظت اسلام انجمن اصلاح المسلمین خان بہادر شیخ نصراللہ صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر سیکرٹری انجمن اصلاح المسلمین۔ سید خلیل احمد صاحب آنریری سیکرٹری ایک آنہ فنڈ۔ ماسٹر احمد حسین صاحب صدر انجمن ذکر النبی شیخ قدرت اللہ صاحب یقی سیکرٹری اسلامی مشن برائے اصلی باشندگان ہند۔ سید جالب ایڈیٹر ہمدم۔ ان کے علاوہ لکھنؤ کی جماعت احمدیہ کے تمام سربرآوردہ ارکان بھی مولوی صاحب کے استقبال کی غرض سے مجتمع تھے۔ مولوی عبدالرحیم نیر صاحب کے ٹرین سے اترنے پر پھولوں کا ہار ان کے گلے میں ڈالا گیا۔ اور اس کے بعد سب لوگ موٹروں اور تانگوں پر پنجاب سائیکل مارٹ واقعہ لاٹوش روڈ میں گئے۔ جہاں مولوی نیر صاحب کے قیام کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہاں مالکان سائیکل مارٹ کی طرف سے شربت وغیرہ سے حاضرین کی تواضع کی گئی۔ اور کچھ دیر تک مولوی صاحب سے انگلستان و افریقہ میں تبلیغ اسلام کے دلچسپ حالات پر گفتگو رہی ۔ (ہمدم ۲۴ راپریل)

گذشتہ شب کو انجمن اصلاح المسلمین کے صیغۂ اشاعت وحفاظت اسلام کے زیر اہتمام ممتاز دارالیتامیٰ کے عقبی میدان میں مولانا عبدالرحیم نیرؔ صاحب نے "بیسویں صدی میں اسلام" کی ترقی پر ایک نہایت دلچسپ لیکچر دیا۔ جس کے سلسلہ میں میجک لینٹرن سے خانہ کعبہ ومناسک حج۔ مدینہ منورہ۔ روضۃ النبی صلعم بیت المقدس۔ کانگریس مذاہب لندن۔ مغربی افریقہ کے مختلف قبائل میں تبلیغ اسلام۔ احمدیہ مشن ومسجد لندن وغیرہ کے بیسیوں دلآویز مناظر بھی دکھائے گئے۔ لیکچر کی اطلاع اگرچہ بڑے تنگ وقت پر شائع ہوئی تھی۔ تاہم ہر فرقہ وطبقہ کے سینکڑوں آدمی جلسہ میں مجتمع تھے۔ اور شریف خاندانوں کی بیسیوں خواتین بھی آئی ہوئی تھیں۔ جن کے لئے نئے بلاک میں پردہ کے ساتھ لیکچر سننے اور تصاویر دیکھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ مولانا حکیم سید وزیر حسین صاحب انچارج شعبہ اشاعت وحفاظت اسلام جلسہ کے صدر منتخب ہوئے۔ اور ان کے ایماء پر سید جالب ایڈیٹر ہمدم نے ایک مختصر تقریر میں مولانا عبدالرحیم نیرؔ صاحب کی عالمگیر اخوۃ کا حوالہ دیکر جس کا بڑے بڑے یوروپین مصنفین نے اعتراف کیا ہے۔ کہا کہ مولانا عبدالرحیم صاحب کو مغربی افریقہ میں ہزارہا آدمیوں کو دین فطرۃ کا راستہ دکھانے کی جو توفیق ملی ہے وہ انکو سب مسلمانوں کے شکریہ واحترام کا مستحق ٹھہراتی ہے۔ اس کے بعد مولانا نیرؔ صاحب کا دلچسپ لیکچر شروع ہوا۔ جو قریب سوا گھنٹہ تک برابر جاری رہا۔ اور حاضرین اس سے بے حد متأثر ہوئے۔ لائق لیکچرار نے آخر میں ممتاز دارالیتامیٰ کی امداد پر لوگوں کو توجہ دلائی۔ لیکچر کے ختم ہونے پر مولانا حکیم سید وزیر حسن صاحب نے آیۂ قرآنی "لاتھنوا ولاتحزنوا الخ" پڑھ کر مسلمانوں کو ہمت مضبوط رکھنے کی تلقین کی۔ اور لیکچرار کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں تبلیغ دین کے معاملہ میں اندرونی فرقہ وارانہ اختلافات کو تہ کرکے رکھدینا چاہیئے آپنے بیان کیا۔ کہ انجمن اصلاح المسلمین کا صیغۂ اشاعت وحفاظت اسلام ہر فرقہ اسلام کے لیکچراروں کو اظہار خیالات کا موقعہ بہم پہنچانے کے لئے مستعد ہے۔
(ہمدم ۲۵ راپریل)

کل (سہ شنبہ ۲۴ راپریل) شب کو جماعت احمدیہ قادیان کے نامور مبلغ مولانا عبدالرحیم نیرؔ صاحب سابق مشنری انگلستان وافریقہ نے چھتر ٹلیا یحییٰ گنج میں بھوندو دباغ کے ٹھاکردوارہ کے صحن میں حریت ومساوات اسلام پر ایک پُرمغز لیکچر دیا۔ انگلستان ومغربی افریقہ وغیرہ میں مساعی تبلیغ اسلام کے دلچسپ نظارے دکھائے جن سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ ایام حج میں اسلام کی مساوات کس طرح عیاں ہوتی ہے۔ اور مغربی افریقہ کے حبشیوں کی معاشرت پہلے کیا تھی۔ اور مشرف باسلام ہونے کے بعد ہر پہلو سے ان کی کس قدر اصلاح ہوئی۔ جلسہ کی صدارت جیورکھنا صاحب گڈ ریئے مالک ڈائمنڈ ڈائری حسین گنج نے فرمائی۔ جنہوں نے لیکچرار صاحب کو ایک مختصر تقریر کے ساتھ انٹروڈیوس کیا۔ اور لیکچر کے اختتام پر ایک پرجوش تقریر میں پست اقوام کی درماندہ وناگوار حالت پر جو آریہ حملہ آوروں کے ہزارہا سال کے مسلسل ظلم وجبر کا نتیجہ ہے۔ اظہار افسوس کرتے ہوئے اس پر زور دیا کہ پندرہ کروڑ بھوت اور اچھوت ذاتوں کے حقوق پر ہندوؤں کی اونچی ذاتوں نے جو غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے۔ ان کو حاصل کرنے کے لئے پست اقوام کو جد وجہد کرنی چاہیئے۔ اور گورنمنٹ پر جداگانہ نیابت اور تقسیم حقوق کے لئے زور دینا چاہیئے آخر میں انھوں نے لیکچرار صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ میں بستی کے چماروں اور دیگر پست ذاتوں کے اشخاص کے علاوہ بعض مسلمان بھی موجود تھے ۔
(ہمدم ۲۶ راپریل ۱۹۲۸ء)

کل (چہارشنبہ ۲۵ راپریل) شب کو مولانا عبدالرحیم نیرؔ صاحب نامور مبلغ جماعت احمدیہ قادیان سابق مسلم مشنری انگلستان وافریقہ نے لکھنؤ کے ارکان جماعت احمدیہ کے روبرو پنجاب سائیکل مارٹ واقع لاٹوش روڈ متعلقہ امین آباد پارک میں ایک دلچسپ لیکچر دیا۔ جس کے ساتھ ساتھ میجک لینٹرن سے کثیر التعداد نظارے بھی انگلستان وافریقہ میں تبلیغ اسلام کے متعلق دکھائے گئے۔ جماعت احمدیہ لکھنؤ کے تمام ارکان اور ان کی خواتین کے علاوہ بعض دیگر معززین بھی لیکچر کے وقت موجود تھے۔ اور بعض گھروں کی مستورات آئی تھیں۔ مولانا نیرؔ صاحب نے احمدی خواتین کی انجمن "لجنہ" کی کارروائیوں کے بعض نظارے دکھائے۔ اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی کوششوں میں مدد دینے پر خواتین کو توجہ دلائی۔ لیکچر قریب دو گھنٹے جاری رہا۔ اور بہت دلچسپی سے سنا گیا ۔ (ہمدم ۲۷ راپریل ۱۹۲۸ء)

کل پنجشنبہ سہ پہر کو مولانا عبدالرحیم نیرؔ صاحب مبلغ جماعت احمدیہ جو سناتن دھرم کانفرنس لکھنؤ میں محاسن اسلام پر لیکچر دینے کے لئے تشریف لائے تھے۔ پانچ روز قیام کے بعد جن میں ان کے تبلیغی لیکچر مختلف مقامات پر ہوئے۔ پنجاب میل سے قادیان واپس تشریف لے گئے۔ جماعت احمدیہ لکھنؤ کے بعض سربرآوردہ ارکان ودیگر معززین نے ریلوے اسٹیشن چارباغ تک ان کی مشایعت کی۔ مولانا نیرؔ صاحب جن اشخاص سے ملے ان کی طبیعت پر انھوں نے ایک خوشگوار اثر چھوڑا ۔ ہمدم ۲۸ راپریل

لکھنؤ کا دوسرا روزنامہ اخبار حقیقت عام حالات بیان کرنے کے بعد لکھتا ہے:۔ مولانا ممدوح کا طرز بیان بہت دلچسپ اور پُرزور تھا۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک سمندر ہے جو موجیں مار رہا ہے آپکے دلی خلوص نیت کے ساتھ تمام پُرمعارف بیانات نکل رہے تھے۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

مصنفہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

کے متعلق چند رائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ "اس وقت تک جو سوانحعمریاں لکھی گئی ہیں۔ ان سے یہ بہت عمدہ اور اعلیٰ ہے"۔

سر محمد شفیع صاحب بیرسٹرایٹ لاء "اس کتاب کو میں نے بہت دلچسپی سے پڑھا ہے۔ یہ کتاب بڑی محنت کے ساتھ لکھی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اور دلچسپ معلومات کا ذخیرہ ہے"۔

مولوی الف دین صاحب وکیل کیملپور "اس نادر تالیف سے کتب سیرت میں ایک قابل قدر اور محققانہ اضافہ ہو گیا ہے۔ بصارت اور بصیرت کا سامان دلکش پیرایہ میں بہم پہنچایا گیا ہے۔ ... یہ کتاب اس قابل ہے۔ کہ نہ صرف ہر ایک مسلم گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم ہاتھ میں بلکہ اس کے مضامین ہر ایک دل کی تنویر ایمان کی بنیاد بنکر ہر لحہ اور ہر آن مستحضر رہنے چاہئیں"۔

ایڈیٹر صاحب آگرہ اخبار "اپنے طرز کی سب سے آخری اور شاید سب سے بہتر کتاب ہے۔... باوجود اختصار کے جامعیت اور استناد میں اپنی آپ نظیر ہے۔ ہمارے خیال میں کسی مسلمان کا گھر اس کتاب سے خالی نہ رہنا چاہئے"۔

ایڈیٹر صاحب سول گزٹ لاہور "قابل مصنف نے عرب کی جغرافیائی کیفیت اور اسلام سے قبل عرب کی جستہ جستہ تاریخ لکھنے کے بعد اسلام کا تاریخی تذکرہ اور پھر آنحضرت صلعم کی پیدائش سے کر ... نبوت۔ تبلیغ اسلام اور ہجرۃ نبوی کے حالات نہایت شرح و بسط سے دلچسپ میں لکھے ہیں۔ طرز بیان شستہ۔ سلیس اور مؤثر ہے۔ اور جس طرح کتاب تحقیقی و معنوی خوبیوں کے لحاظ سے قابل تعریف ہے۔ ویسے ہی اس کی طباعت اور عمدگی کاغذ بھی لائق داد ہے جس کی تعلیم یافتہ مسلمانوں کو بخوبی قدر کرنی چاہئیے"۔

پس ہر ایک محب رسول کو اس پاکیزہ اور بہترین سیرۃ کی ایک ایک جلد منگوا کر پاس رکھنی چاہئیے۔ اور جو دوست ۱۷ر جون کے لیکچروں کی تیاری کر رہے ہوں۔ انہیں خاص طور پر اسے منگوا کر پڑھنا چاہئیے۔ **قیمت صرف دو روپیہ چار آنے**

ہمارا صداقت

آج کل ادویہ کے اشتہارات ہمارے ملک میں بدنام ہو چکے ہیں۔ لہذا شریف حکیم یا ڈاکٹر کو جرات ہی نہیں ہوتی۔ کہ وہ کسی عمدہ نسخہ کا جو بار بار تجربہ میں آچکا ہو۔ اشتہار دے۔ لیکن چونکہ صداقت کے اظہار کے لئے اس سے اچھا اور کوئی ذریعہ نہیں۔ لہذا مجبوراً یہی طریقہ اختیار کرنا پڑتا ہے۔ مندرجہ ذیل ادویہ بار بار خدا کے فضل و کرم سے تجربہ میں مفید ثابت ہو چکی ہیں۔

تریاق اعظم

یہ دوا مقدار خوراک میں قلیل اور فوائد میں جلیل ہے۔ بدمزا یا بدشکل نہیں ہے۔ میٹھی ہے چھوٹے بچے اور نازک مزاج آدمی بھی خوشی سے کھا سکتے ہیں۔ پرہیز بھی کوئی نہیں ہے۔ یہ قریباً بڑی بڑی مشکل اور پیچیدہ جلدی بیماریوں کا تریاق ہے۔ یہاں چند امراض کا نام لکھا جاتا ہے

برص: یہ سفید داغ والا مرض ہے۔ اس کو پھلبہری اور سفید کوڑھ یا سفید داغ بھی کہتے ہیں۔ اس کے لئے خدا کے فضل و کرم سے معتبر علاج ہے۔ اگر ابھی شروع ہی ہوا ہے۔ تو انشاء اللہ تین ماہ دوا کھانے سے خود بخود غائب ہو جائیگا۔ اگر زیادہ ہے اور اس پر مدت بھی گذر چکی ہے۔ تو چھ ماہ یا نو ماہ یا ایک سال دوا کھانی پڑتی ہے یعنی جس قدر بیماری جڑ پکڑ چکی ہے اس قدر دوا زیادہ دیر کھانی پڑتی ہے۔ بہرحال ایک سال سے زیادہ نہیں کھانی پڑتی۔ اور تین ماہ سے کم مدت میں بھی فائدہ نہیں کرتی۔ قیمت ۳ ماہ کی خوراک کے لئے تین روپے چھ ماہ کیلئے چھ روپے۔ سال کیلئے بارہ روپے۔ اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس کی جائے گی۔

جذام: جس کو کوڑھ یا بڑا آزار بھی کہتے ہیں۔ اس مرض میں ابتدا میں تو یہ دوا کچھ اثر نہیں کرتی مگر جب کسی قدر پرانا ہو جائے جسم پر پھوڑے یا ناسور ظاہر ہو جائیں اعضاء گلنے سڑنے شروع ہو جائیں اس وقت کیلئے اس دوا میں خداوند کریم نے اکسیری تاثیر ڈالدی ہے اس مرض میں ایک سال سے کم مدت میں فائدہ نہیں [illegible]

پرانے جلدی امراض: پھوڑے۔ ناسور۔ خارش تر یا خشک داد (قوبا) ایگزیما جس کو چنبل بھی کہتے ہیں۔ وغیرہ کیلئے تین ماہ دوا استعمال کریں۔ قیمت تین روپے

بال سفید: اگر ۲۵ برس کی عمر کے اندر اندر کسی بیماری کی وجہ سے بال سفید ہو جائیں تو خدا کے فضل و کرم سے ایک سال تک استعمال کرنے سے سیاہ ہو جائیں گے۔

ملیریا بخار: پرانے ملیریا کے بخار مثلاً تیسرے روز آنے والا یا چوتھے روز آنیوالا بلغمی بخار جسکو طب میں نقہ کہتے ہیں۔ یا موسمی بخاروں کے بعد کی کمزوری جس میں رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ جگر یا تلی خراب ہو جاتے ہیں یا بڑھ جاتے ہیں بھوک کم ہو جاتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ ان امراض میں یہ ہر دوا کافی ہو گی۔ ترکیب استعمال دوا کے ساتھ ارسال کی جائے گی۔

ہیضہ: ہیضہ کی آخری حالت میں جبکہ جسم سرد ہو جاتا ہے۔ مریض نڈھال بیہوش اور نہایت کمزور ہو جاتا ہے۔ اس وقت یہ دوا دینی چاہئیے۔ پھر خدا تعالیٰ کی قدرت دیکھیں کس طرح کام کرتی ہے جسم گرم ہو جاتا ہے۔ مریض ہوش میں آجاتا ہے۔ دست وغیرہ عوارض بند ہو جاتے ہیں۔ مردے میں جان پڑ جاتی ہے۔ نیز وہ اسہال جو پرانے ہو چکے ہیں۔ مریض کمزور ہو گیا ہو تین چار روز میں بند ہو جاتے ہیں۔

نوٹ: مذکورہ بالا پرانے امراض میں جبکہ دوا دیر تک کھانی پڑے ہر پندرہ روز کے بعد جلاب استعمال کرنا ضروری ہے۔ جو دوا کے ہمراہ ارسال کیا جاتا ہے۔ نیز اس دوا کے بہت فوائد ہیں جن کے بیان کرنے کی یہاں گنجائش نہیں ہے (۲) تین روپے سے کم کی دوا نہیں ارسال کی جائے گی۔

دیگر ادویہ ممیرا چینی اصلی فیتود [illegible] سلاجیت آفتابی اصلی اعلیٰ قسم فی چھٹانک [illegible] فی سیر [illegible] کستوری اصلی تبتی قیمت فی تولہ [illegible] چھ ماشہ [illegible] تین ماشہ [illegible] اس سے کم نہیں ارسال ہوگی۔ بنفشہ اعلیٰ قسم فی سیر [illegible] شہد خالص سفید فی من [illegible] سرخ [illegible] ایک من سے کم نہیں بھیجا جائیگا اور ریلوے کی معرفت پارسل ہوگا۔ زعفران کشمیری [illegible] فی تولہ۔ شہد کی قیمت نصف پیشگی آنی چاہئیے۔

حکیم مولوی نظام الدین مبلغ شفاخانہ شفاء الناس جہلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولوی شیر علی صاحب کیا فرماتے ہیں؟

موتی سرمہ رجسٹرڈ۔ آج جبکہ امراض چشم کیلئے اکسیر مانا گیا ہے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ مدرسۃ الخواتین کی ایک طالبہ کو گکروں کی وجہ سے سخت تکلیف تھی یہاں تک کہ وہ پڑھائی کرنے سے بھی عاجز ہو گئی تھی۔ اس نے آپ کا سرمہ چند روز تک استعمال کیا جس سے اس کو بہت فائدہ ہوا۔ اب تک برابر فائدہ ہو رہا ہے میں یہ اطلاع آپکو اس لئے دیتا ہوں تاکہ اور لوگ بھی آپ کے سرمہ کی اس خوبی سے آگاہ ہو کر اس سے فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک۔ منیجر نور اینڈ سنز لوز ہاؤسنگ قادیان ضلع گورداسپور

اولاد حاصل کرنے کی
حیرت انگیز دوائی

اگر آپ واقعی اولاد حاصل کرنے کے لئے پریشان ہیں۔ اگر واقعی اپنے بعد سلسلہ نسل قائم رکھنے کی آپ کو بھی تڑپ ہے۔ تو آپ اپنا محنت اور پسینے سے کمایا ہوا روپیہ اشتہاری حکیموں کی نذر کر کے برباد نہ کریں۔ صرف

حب حمل و معجون عجیب

کا استعمال گھر میں شروع کرا دیں۔ جس کا پہلی ہی دفعہ کا استعمال انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو بامراد کر دیگا۔ زیادہ تعریف ہم گناہ سمجھتے ہیں۔ ”مشک آنست کہ خود ببوید۔ نہ کہ عطار بگوید“ قیمت حب حمل و معجون عجیب صرف للعہ آرڈر دیتے وقت تفصیلی حالات تحریر فرماویں جو کہ صیغہ راز میں رکھے جائیں گے۔ مہتمم احمدیہ دواگھر قادیان

مقبول عام مشین سیویاں نو ایجاد
لوگ کیوں فریفتہ ہیں؟

(۱) اس کا ہر ایک پرزہ گھڑائی کے ذریعے تیار کیا گیا ہے۔ اس لئے یہ مشین بہت مضبوط اور پائیدار ہے۔

(۲) قطر بڑا ہونیکے باعث کام زیادہ کرتی ہے

(۳) ہینڈل لمبا ہونیکی وجہ سے بہت ہلکی چلتی ہے

(۴) نکل اعلیٰ قسم کا کیا گیا ہے۔

(۵) نرالے ڈیزائن اور چکی کی وجہ سے نہایت اعلیٰ خوبصورت اور دیدہ زیب ہے۔

(۶) ہر مشین کے ہمراہ موٹی اور باریک دو چھلنیاں روانہ کی جاتی ہیں۔

(۷) قیمت بہت کم مقرر کی گئی ہے۔

ہینڈل — چکی — دہانہ — شکنجہ — چابی

نوٹ: ہمارے ہاں نل، پمپ، سینیٹری، فیوٹل، پمپ، فلور، ملز، چاول کی مشینیں، آہنی خراس، چارہ کترنے کی مشینیں، پیٹھا اور بادام روغن کی مشینیں، شیشہ اور مضبوط تیار ہوتی ہیں۔ ہماری بالتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے

اس سے بہتر مشین کی تلاش عبث ہے قیمت مشین کلاں [illegible] قیمت مشین خورد [illegible]
پتہ ذیل سے منگائیں (7/8/-) عہ

میسرز ایم عبدالرشید اینڈ سنز سوداگران مشینری بٹالہ پنجاب

بہرن کی شنوائی کا سامان

بہت لوگ بالخصوص وہ جو بہرے ہیں۔ یا جن کے دماغوں میں خوغہ محسوس ہوتا ہے۔ یا ناک میں آواز آنے کی بیماری ہے۔ یہ معلوم کر کے بہت خوش ہونگے۔ کہ حال ہی میں ایک چھوٹا اور نہایت ہی مفید آلہ ان بیماریوں کے مستقل علاج کے لئے دریافت ہوا ہے جسے لنی ٹش کہتے ہیں۔ اس آلہ کے ذریعہ اس وقت تک سینکڑوں ان بیماریوں کے شدید اور لاعلاج بیمار شفا پاچکے ہیں۔ اگر کوئی ان بیماریوں کا مبتلا مزید معلومات اس آلہ کے متعلق حاصل کرنا چاہے تو سیکرٹری سے خط وکتابت کرے۔ جو خوشی سے ان کو مکمل معلومات بمعہ شہادات اور اخباجات کے نوٹسوں کے بہم پہنچائے گا۔ پھر قیمتی وقت بچانے کے لئے یہ آلہ بمعہ ضروری سامان اور ادویات کے ۹ روپے کا منی آرڈر آنے پر ہر پتہ پر بھیجا جاسکتا ہے۔ فرمائش کے وقت اس اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

پتہ
Larmaline Co: Deal
Kent
England

بڑھیا کپڑا خرید فرمائیں۔ اگر آپ کو واقعی اعلےٰ اور ارزاں مال کی ضرورت ہو۔ تو براہ راست کارخانہ سے طلب کریں۔ لنگی سلکی ریشمی مشہدی قسم اول نہایت ہی خوبصورت للعہ۔ کلاہ زریں استر دار دیندار دی فیشن عہ۔ دونوں کی قیمت عہ۔ کارخانہ کے خاص تحفہ ہیں۔ زنانہ سلکی بوسکی کا مال جادر اوسط درجہ کی بیگمات استعمال کرتی ہیں۔ طول ۳ گز۔ عرض پا گز للعہ۔ زنانہ کشمیری خالص ریشمی چادر امیرانہ وضع نہایت ہی خوبصورت رنگ کشمیری طول ۳ گز عرض پا گز آٹھ روپے۔ ازار بند سلکی ریشمی رنگین عہ درجن۔ جراب سلکی ریشمی زنانہ پھولدار ۱۲ ؍ پنجابی جوتا اعلےٰ مضبوط عہ زنانہ عہ ضرور ارسال کریں جائے نماز سوتی مضبوط محراب دار پھولدار قسم اول عہ۔ دوکانداران خط وکتابت کریں۔ مکمل فہرست کارخانہ مفت۔ محصولڈاک علاوہ
منیجر کارخانہ سید عباس علی شاہ احسان اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ۳۷ لودھیانہ

طالبعلموں، لیکچرار، وکلاء و دیگر اصحاب تحریر و تقریر پیشہ کے واسطے
عجیب التاثیر تحفہ نہایت معتبر اور بارہا دفعہ کی آزمودہ۔ مستقل طور پر دل و دماغ کو طاقت پہونچا کر حافظہ کی قوت کو بحال ہی نہیں۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے قائم رکھنے والی نادر بے خطا ایجاد ہے۔ اس کے استعمال سے صرف ایک ہفتہ میں قوت ذہنی کے علاوہ جسم کی تیاری میں حیرت انگیز تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ مصفی خون اور مقوی اعصاب بھی ہے۔ جس نے ایک دفعہ آزمائش کی ہے۔ وہ ہمیشہ کیلئے مجسم اشتہار بن گیا ہے۔ نمونہ معصول ڈاک کے لئے فوراً آنہ کے ٹکٹ بھیجکر مفت طلب فرمائیں۔ قیمت ایک ہفتہ کا کورس صرف عا۔ دو ہفتہ کے للعہ محصولڈاک
ملنے کا پتہ: منیجر پبلک میڈیکل ہال روپڑ ضلع انبالہ پنجاب۔

لاہوریہ حکیم رجسٹرڈ اکسیر خنازیر۔ یعنی بغیر اپریشن کے تکلیف اور ایذا کے خنازیر کو اس دوائی کے استعمال سے انشاء اللہ آرام ہو جاتا ہے۔ سینکڑوں مرتبہ تجربہ ہو چکی ہے۔ صرف چالیس یوم دوائی استعمال کرنی پڑتی ہے۔ بعد میں تمام عمر کے لئے اس موذی بیماری سے خلاصی ہو جاتی ہے۔ قیمت فی پیکٹ جس میں ۸۰ گولیاں ہونگی۔ صرف للعہ روپیہ۔ نوٹ:- اگر خنازیر کی گھٹیاں بہتی ہوں یعنی اس جگہ زخم ہوں۔ تو ان کے لئے الگ دوائی مرہم روانہ کی جاتی ہے۔ قیمت فی پیکٹ عہ

بھس یعنی ضعف جگر کی اکسیر گولیاں ۲۱ یوم کھانے سے سیروں خون بڑھ جاتا ہے۔ بھس کا نام و نشان نہیں رہتا۔ بھس کے لئے اکسیر ہیں۔ قیمت چار روپیہ۔ فہرست دواخانہ مفت طلب کریں۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ روانہ کر دیں۔
المشتہر: حکیم حاجی محمد رحیم بخش زبدۃ الحکماء میڈلسٹ امرتسری اندرون کی دروازہ متصل مسجد قصہ بان لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی خبریں

—— راولپنڈی ۲۷ اپریل۔ اٹک کے قریب ایک ہوائی جہاز کے ٹوٹ جانے کی اطلاع ملی ہے۔ ہوائی جہاز دیکھ بھال کرتا ہوا اٹک کے پل پر سے گذر رہا تھا۔ کہ تار سے ٹکرا کر دریا میں گر پڑا۔ جہاز ران بچ رہا۔ ایک مسافر ڈوب گیا۔ ابھی تک نعش نہیں ملی۔ جہاز بھی دریا ہی کی نذر ہو گیا۔

—— فیروزپور ۲۰ اپریل۔ موگا ضلع فیروزپور سے اطلاع آئی ہے۔ کہ چند معزز گھرانے کی باکرہ لڑکیوں نے عمر بھر کنواریاں رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور گوردوارہ کی رسم کے مطابق گرنتھ صاحب سے شادی کر لی ہے۔

—— بمبئی ۲۷ اپریل۔ موصول شدہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ دریائے سندھ میں طوفان آ جانے کے باعث سکھر پل کا ایک حصہ ٹوٹ گیا ہے۔ اور مرمت کی جا رہی ہے۔ ابھی تک حکومت کو نقصان کے صحیح اندازہ کی اطلاع نہیں ملی۔ تاہم خیال ہے۔ کہ تین لاکھ سے زیادہ کا نقصان نہیں ہوا۔

—— کلکتہ ۲۷ اپریل۔ ضلع ہوڑہ کے ایک گاؤں میں دو دن سے آگ لگی ہوئی ہے۔ دو سو مکانات نذر آتش ہو گئے۔ ایک عورت ایک ۸ سالہ لڑکا اور ایک گائے جل گئی ایک ہزار سے زائد خدا خانمان برباد ہو گئے۔

—— ناگپور ۲۷ اپریل۔ آج مسٹر مسیل سشن جج ناگپور نے نواب پورہ کے مقدمہ فساد کا فیصلہ سنا دیا جس میں دو مسلمانوں پر دو ہندوؤں کو گولی سے مار دینے اور نصف درجن کو مجروح کر دینے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ سشن جج نے دونوں ملزموں کو اس بنا پر بری قرار دیا۔ کہ انہوں نے اپنی جان کی حفاظت کے لئے گولی چلائی تھی۔

—— لاہور ۲۵۔ اپریل۔ مجلس وضع آئین و قوانین پنجاب کا گرمائی اجلاس ۷ مئی سے شروع ہوگا۔ اور غالباً ایک ہفتہ تک جاری رہے گا۔ ۷ مئی کو دس غیر سرکاری تجاویز پر بحث ہوگی۔ رائے صاحب گنگا رام حکومت سے سفارش کریں گے کہ جملہ سرکاری مدارس میں فوجی قواعد اور اسلحہ کے استعمال کی تربیت دی جائے۔ سردار ہیرا سنگھ پنجاب۔ صوبہ پنجاب میں انتخاب کے موجودہ طریقہ کو منسوخ کرنے اور مخلوط انتخاب کا طریق رائج کرنے کی تجویز پیش کریں گے۔ سر محمد اقبال پنجاب یونیورسٹی آف اکاونٹس بل کے پیش کرنے کی تحریک کریں گے۔

—— انبالہ ۲۶ اپریل۔ تاجدار افغانستان نے ۲۰ افغانوں کی جس جماعت کو بھجوایا تھا۔ وہ یہاں پہونچ گئی ہے یہ طلبہ

رائے بہادر بسالال کے کارخانہ "ایرا شیا گلاس ورکس" میں آئینہ سازی کا کام سیکھ رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہز ایکسلنسی گورنر پنجاب ۱۴ مئی کو کارخانہ کا معائنہ کریں گے۔

—— دہلی ۲۶۔ اپریل۔ پرسوں شام کو ایک پوسٹ مین ایک نوٹس سے رہا تھا۔ اور منی آرڈر فارموں کا ایک بنڈل نیچے رکھا تھا ایک سانڈ آیا۔ اور فارموں پر منہ مارا جس سے پانچ فارم قسیم ۴۰ روپیہ کی مالیت کے وہ کھا گیا۔ پوسٹ مین نے اس کے منہ میں اپنا ہاتھ ڈال دیا۔ تاکہ فارم نکال لے۔ لیکن سانڈ فارموں کو نگل چکا تھا۔ اور کچھ پتہ نہ چلا۔

—— بجنور ۲۶۔ اپریل۔ ایک لڑکا بھول سنگھ جس کی عمر ۱۶۔۱۷ برس کے قریب ہے۔ گورنمنٹ ہائی سکول میں صبح کو سالانہ امتحان میں شریک ہونے کے لئے گیا۔ یہ لڑکا نویں کلاس کا طالب علم ہے۔ پرچہ ملنے میں دیر تھی۔ یہ لڑکا کلاس میں میز کے اوپر بیٹھا ہوا تھا۔ ڈرل ماسٹر نے اس کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر کہا۔ کہ تم بہت ہی بد تہذیب ہو۔ سخت سست سننے سے لڑکے کو جوش آ گیا۔ اور اس نے بھی ڈرل ماسٹر کو کچھ جواب دیا ڈرل ماسٹر نے اس کی شکایت ہیڈ ماسٹر سے کی۔ اور لڑکے کو امتحان میں شریک نہ ہونے دیا۔ اور لڑکا غصہ میں بھرا ہوا اپنے گھر گیا۔ اور تالا توڑ کر اپنے باپ کی بندوق نکالی۔ اور اس کو بھر کر سکول کو چلا آیا۔ بندوق کا نشانہ کرنے والا ہی تھا کہ ڈرل ماسٹر نے ہیڈ ماسٹر صاحب کو آواز دی۔ کہ مجھے بچاؤ۔ فوراً ہی ہیڈ ماسٹر صاحب کمرہ میں آئے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ لڑکے نے ہیڈ ماسٹر صاحب سے ہٹ جانے کو کہا۔ اور فوراً گولی چھوڑ دی۔

۔۔ اور گولی ہیڈ ماسٹر کو ہلاک کرتی ہوئی نکل گئی۔ ڈرل ماسٹر کے ہاتھ پر بھی کچھ چھرّوں کے نشان رگڑ کرتے ہوئے گئے۔ لڑکے کو فوراً گرفتار کر لیا گیا۔

—— بمبئی ۲۷ اپریل۔ انڈین ڈیلی میل میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ تعلیمی معاملات میں سائمن کمیشن کی مدد کرنے کے لئے ایک سپیشل کمیٹی مقرر کی جائے گی۔ یہ کمیٹی سر فلپ۔ سر جارج اینڈرسن سر سلطان احمد۔ مسٹر متھو لکشمی ریڈی اور مسٹر کے۔ ٹی پال پر مشتمل ہوگی۔

—— شملہ ۲۷ اپریل۔ رائے بہادر موتی ساگر کو مزید دو سال کے لئے دہلی یونیورسٹی کا وائس چانسلر مقرر کیا گیا ہے۔

—— کلکتہ ۲۶ اپریل۔ مسٹر محمد علی پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے ایک شخص نور محمد کو مٹیا برج تولی گنج کی مسجد سے قرآن چرانے کے جرم میں چھ ماہ قید سخت کی سزا دی۔

—— کلکتہ ۲۷ اپریل۔ کلکتہ کارپوریشن کے ہیلتھ آفیسر کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ پندرہ اور بیس سال کی درمیانی عمر کا ایک

ممالک غیر کی خبریں

—— ہنگاؤ ۲۵۔ اپریل۔ پناہ گزین ہولناک کہانیاں بیان کرتے ہیں۔ وادی ہان ایون کے دہقانوں کی ایک قزاق جماعت نے شہر کنگ مین پر جس کی آبادی چھ لاکھ ہے حملہ کر کے ۵ ہزار آدمیوں کو تہ تیغ کر دیا۔

—— صوفیہ ۲۵ اپریل۔ سرکاری بیان کے مطابق گذشتہ زلزلہ میں ۱۰۳ آدمی ہلاک اور ۷۰۰ مجروح ہوئے۔ دو لاکھ سے زیادہ آدمیوں کی خانہ ویرانی ہو گئی۔

—— لڈوگشافن ۲۲ اپریل۔ ایک کارخانے کے ڈائرکٹروں نے ایک مزدور کو موقوف کر دیا تھا۔ اس وجہ سے اس کے دل میں جذبہ انتقام موجزن ہو گیا۔ وہ دو ریوالور لے کر ڈائرکٹروں کے کھانے کے کمرہ میں گھس گیا۔ اس وقت ۱۲ ڈائرکٹر کھانے میں مشغول تھے۔ اس نے پہلے ان کو حکم دیا کہ اپنے ہاتھ کھڑے کرو۔ پھر اس نے ریوالوروں کو چلانا شروع کیا۔ حتیٰ کہ دونوں ریوالور گولیوں سے خالی ہو گئے۔ مگر صرف تین ڈائرکٹر مجروح ہوئے۔ ان میں سے ایک تو اسی وقت مر گیا۔ دو خطرناک طور پر مجروح ہوئے۔

—— ماسکو ۲۷ اپریل۔ سفیر افغانستان کا بیان ہے۔ کہ شاہ افغانستان ۳ مئی کو روس پہونچ جائیں گے۔ آپ ایک ہفتہ ماسکو میں قیام فرمائیں گے۔ اس کے بعد لینن گراڈ کی سیاحت کرتے ہوئے کریمیا تشریف لے جائیں گے۔ اور وہاں سے ٹرکی میں وارد ہونگے۔

—— برلن ۲۷ اپریل۔ برشیس نام ایک موجد نے ربڑ کی ایک ایسی ٹھوس نلی ایجاد کی ہے۔ جو موٹر کار کے آگے اور پیچھے لگا دی جاتی ہے۔ اس سے تصادم کے موقعہ پر نہ تو موٹر کو کوئی نقصان پہونچتا ہے۔ اور نہ اس چیز کو جس سے ٹکر لگے۔ ایک کار ۲۸ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ایک درخت سے ٹکرائی کوئی نقصان نہیں ہوا۔ وہی گاڑی ۲۰ میل کی رفتار سے ایک راہرو سے ٹکرائی۔ راہرو نے مسکرا کر دیکھا۔ اور ایک طرف ہو گیا۔

—— نیروبی ۲۷ اپریل۔ جدید قانون کے ماتحت پہلی مرتبہ ایک دیسی کو یورپین لیڈی سے زنا بالجبر کے ارتکاب کرنے کے جرم میں سزائے موت کا حکم ہوا۔ سماعت بند کمرہ میں ہوئی کیونکہ اس مقدمہ کے واقعات نہایت ہی ہراس انگیز تھے

—— ایلارڈ برنگال ۲۶ اپریل۔ مقامی میونسپل کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر ایک شخص لازمی طور پر جوتی پہنے۔ اور جو نہیں پہنے گا۔ اسے سزا دی جائیگی ارکان میونسپلٹی کی رائے یہ ہے کہ ننگے پاؤں پھرنا صحت کے لئے اچھا نہیں